رسالہ ہر انگریزی مہینے کی ۲۰ تاریخ کو قادیان ضلع گورداسپور سے شایع ہوتا ہے

جلد ۱۰ نمبر ۱۰

وَلْتَكُنْ مِّنكُمْ أُمَّةٌ يَدْعُونَ إِلَى الْخَيْرِ وَيَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنكَرِ

رسالہ

تشحیذ الاذہان

۱۹۱۴ء
ذیقعد ۱۳۳۲ھ

فہرست مضامین

قیمت سالانہ عوام سے عہ طلباء سے عہ غیر ممالک سے عہ

سید فیروز شاہ کاتب

باہتمام نیر شاہ بخش پرنٹر پریس قادیان میں چھپکر چوہدری عبدالسلام پبلشر کے حکم سے منیجر تشحیذ نے قادیان ضلع گورداسپور سے شائع کیا

کچھ تشحیذ کی نسبت

معزز ناظرین کس جانکاہی اور محنت کیساتھ عمدہ سے عمدہ ریڈنگ میٹریل بہم پہنچایا جاتا ہے
میرا خیال ہے کہ جسقدر قیمتی رسالے تشحیذ میں مفت دیئے گئے ہیں اگر علیحدہ شائع کئے جاتے
تو مالی اعتبار سے کارخانہ تشحیذ فائدہ میں رہتا۔ مگر خریداروں کی خاطرداری منظور رہے
اسلئے اصل حجم سے بھی بیس بیس صفحے زائد کا رسالہ شائع کیا جاتا ہے آپ اس کے عوض
میں اتنی مہربانی تو کریں کہ جس جس صاحب نے اس سال کی قیمت تاحال ادا نہیں کی اور وی
پی بھی واپس کر دیئے ہیں وہ اپنے ذمے کا بقایا ارسال فرما کر اسوقت تشحیذ کی امداد فرمائیں
اور جو صاحب قیمت دے چکے ہیں۔ وہ ایک خریدار اور پیشگی دینے والا مہیا کر دیں۔ تا کہ تشحیذ
آگے سے زیادہ تن دہی کے ساتھ خدمت اسلام کر سکے میں امید کرتا ہوں۔ میری یہ درخواست
رائیگاں نہ جائیگی اور اللہ تعالےٰ آپکے دلوں میں قبولیت ڈالدیگا۔

۲۔ یہ تشحیذ ۳۲ صفحے کا ہے کیونکہ اس سے پہلا رسالہ ۴۸ صفحے یعنی ۱۶ صفحے زائد تھا۔ اب
موجودہ مالی حالت اس امر کی اجازت نہیں دیتی کہ زائد حجم پر رسالہ نذر ہو سکے ہزار روپے قائم
بقایا۔ باقی داروں کے ذمے ہے۔

المسلم لدھیانہ ۔ مسلم الاسلام کے نام سے مسٹر دھرمپال غازی محمود اپنی مذہبی زندگی کی
تاریخ چھاپ رہے ہیں جو بہت دلچسپ ہے احباب تین روپے سالانہ پر یہ رسالہ جاری کرا کے مطالعہ کر سکتے ہیں

اطلاع ضروری ۔ اکتوبر کا رسالہ ان احباب کے نام وی پی ہوگا جنہوں نے تاحال چندہ سالانہ نہیں
دیا۔ **مینیجر**

احمد ۔ یہ مضمون الگ بھی چھاپا گیا ہے۔ ۱۰ ر فی رسالہ کے حساب سے احباب
منگوا کر تقسیم کریں۔ چمکار محمدی (سوانحعمری نبی کریم) ۱۰ ر

دوستوں کو تحفہ دینے کے لئے یہ مضمون علیحدہ بھی اس رسالہ سے چھپا ہے۔ احباب منگوا کر تقسیم کریں۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ

رسالہ

تشحیذ الاذہان

بابت ماہ ستمبر سنہ ۱۹۱۴ء

احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام

وَاِذْ قَالَ عِیْسَی ابْنُ مَرْیَمَ یٰبَنِیْٓ اِسْرَآئِیْلَ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ اِلَیْکُمْ مُّصَدِّقًا لِّمَا بَیْنَ یَدَیَّ مِنَ التَّوْرٰىةِ وَمُبَشِّرًا بِرَسُوْلٍ یَّاْتِیْ مِنْ بَعْدِی اسْمُہٗٓ اَحْمَدُ ؕ فَلَمَّا جَآءَھُمْ بِالْبَیِّنٰتِ قَالُوْا ھٰذَا سِحْرٌ مُّبِیْنٌ ۝ وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰی عَلَی اللّٰہِ الْکَذِبَ وَھُوَ یُدْعٰٓی اِلَی الْاِسْلَامِ ؕ وَاللّٰہُ لَا یَھْدِی الْقَوْمَ الظّٰلِمِیْنَ ۝ یُرِیْدُوْنَ لِیُطْفِــُٔوْا نُوْرَ اللّٰہِ بِاَفْوَاھِھِمْ ؕ وَاللّٰہُ مُتِمُّ نُوْرِہٖ وَلَوْ کَرِہَ الْکٰفِرُوْنَ ۝ ھُوَ الَّذِیْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَہٗ بِالْھُدٰی وَدِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْھِرَہٗ عَلَی الدِّیْنِ کُلِّہٖ وَلَوْ کَرِہَ الْمُشْرِکُوْنَ ۔ ۲۸ س صف ع ۱ (ترجمہ) اور یاد کر اسوقت کو جب عیسیٰ ابن مریم نے کہا کہ اے بنی اسرائیل میں تمہاری طرف خدا کا رسول ہو کر آیا ہوں۔ اور

میں پورا کرنیوالا ہوں اسکا جو مجھ سے پہلے توراۃ میں لکھا گیا تھا اور میں بشارت دیتا ہوں ایک رسول کی جو میرے بعد آئیگا اسکا نام احمد ہوگا۔ پس جب وہ ان کے پاس بینات لایا انہوں نے کہدیا کہ یہ تو فریب ہے کھلا کھلا۔ اور کون زیادہ ظالم ہو سکتا ہے اس سے جو اللہ تعالےٰ پر جھوٹ بولتا ہے۔ درآنحالیکہ اسے اسلام کی طرف بلایا جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ تو ظالموں کو ہدایت نہیں کیا کرتا۔ یہ لوگ چاہتے ہیں کہ اللہ تعالےٰ کے نور کو اپنے مونہوں سے بجھا دیں۔ حالانکہ اللہ تعالےٰ تو اس نور کو پورا کریگا گو کافر ناپسند ہی کریں وہی ہے جس نے اپنا رسول ہدایت کے ساتھ بھیجا ہے اور دین حق دیکر بھیجا ہے تاکہ اسے کل ادیان پر غالب کردے گو اسے مشرک ناپسند ہی کریں۔

مذکورہ بالا آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت عیسےٰ نے ایک رسول کی پیشگوئی کی ہے جو انکے بعد آئیگا اور جس کی لوگ مخالفت کرینگے اور باوجود لوگوں کی مخالفت کے آخر کار سب کفار پر غالب آئیگا اس رسول کا نام احمد ہوگا۔

اب سوال یہ ہے کہ وہ احمد کون ہے ؟

غالباً اکثر لوگ اس بات کو سُن کر یہی جواب دینگے کہ وہ احمد ہمارے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہیں جو حضرت عیسیٰ کے بعد ہوئے اور جنکی پیشگوئی انجیل میں موجود ہے اور آپ کے سوا کون مستحق ہو سکتا ہے کہ حضرت عیسیٰ کی اس پیشگوئی کا مستحق ہو۔

رسول کریم سے زیادہ تعریف کا مستحق نہ کوئی ہُوا اور نہ ہوگا آپ محمدؐ تھے صلی اللہ علیہ وسلم۔ آج تیرہ سو سال گزر گئے ہیں۔ کروڑوں انسان بلکہ یوں کہنا چاہیئے کہ اربوں انسان ایسے گزرے ہیں۔ جو آپ پر اپنی جان قربان کر دینا ایک معمولی بات سمجھتے تھے۔ اور اسوقت بھی ایسے انسان موجود ہیں کہ جو آپ کے عشق میں اپنی جان دینا ایک عظیم الشان برکت یقین کرتے ہیں اور آپکی دین کی اشاعت کے لئے اپنی ہر ایک پیاری سے پیاری شے کو قربان کر دینا باعث فخر جانتے ہیں و بفضل اللہ تعالےٰ انا واحد منہم ان شاء اللہ آپکی

تعریف کرتے کرتے لوگوں کی زبانیں گھس گئیں۔ نظم و نثر کی کوئی صنف نہیں کہ جس میں آنحضور فداہ نفسی کی توصیف و مدح نہ بیان کی گئی ہو۔ تقریر و تحریر کی کوئی طرز نہیں جس میں آپ کے محامد نہ بیان کئے گئے ہوں مگر پھر بھی اسیران عشق کے دل ابھی تمناخانی سے آزاد نہیں ہوئے اور جس قدر کوئی آپ کے محامد پر غور کرتا ہے آپکا عشق اسکے دل میں بڑھتا ہی جاتا ہے پس آپ محمدؐ تھے۔ اور آپ سے بڑھکر کوئی محمد نہیں ہوا۔ بندوں نے بھی آپکی تعریفیں کیں اور خدا نے بھی آپکی حمد کی ؎

بعد از خدا بعشق محمدؐ مخمرم ✤ گر کفر ایں بود بخدا سخت کافرم

یہ ایک عاشق کے خیالات کا نقشہ ہے جو اس نے رسول کریم سے اپنی محبت کے اظہار کے لئے عیاں کئے ہیں۔

جو محبت آپکو خدا سے تھی اور جسقدر آپ اسکی محبت کے نشہ میں چور تھے۔ اسکا اندازہ کرنا بھی کسی انسان کی طاقت سے باہر ہے کیونکہ اس عشق کے درجہ کو کسی نے پایا ہو تو وہ اسکی کیفیت بیان کر سکے دور ہی دور سے کیونکر اسکا احاطہ ہو سکتا ہے۔ جس جس رنگ میں خدا تعالےٰ کی حمد کا اظہار آنحضرتؐ نے فرمایا ہے اور جس جس طریق سے آپ نے اسکے جلال کو دنیا میں قائم کیا ہے اسکی نظیر اور کسی انسان کی زندگی میں نہیں پائی جاتی پھر آپ سے بڑھکر احمد کہلانے کا مستحق کون ہو سکتا ہے ؟

اس میں کوئی شک نہیں کہ آپ محمدؐ تھے۔ اور آپ سے بڑا محمدؐ نہ کوئی پہلے گزرا ہے نہ اب موجود ہے نہ آئندہ پیدا ہوگا۔ اور اس میں بھی کوئی شک نہیں کہ آپ احمدؐ تھے اور آپ سے بڑا احمدؐ نہ آپ سے پہلے کوئی ہوا اور نہ آپ کے بعد ہوا۔ اور نہ آئندہ ہوگا۔ آپ احمد بھی تھے محمدؐ بھی تھے کیونکہ آپ میں جمال و جلال دونوں بہ حد کمال موجود تھے اور آپ ان دونوں صفات کے جامع تھے۔

آپ کی امت میں کبھی جمال کے کبھی جلال کے مظہر پیدا ہونے تھے۔ اسلئے ضروری تھا کہ آپ احمدؐ بھی ہوتے اور محمدؐ بھی۔ کیونکہ آپکے خدام وہی مدارج حاصل کر سکتے ہیں جو آپکو حاصل ہو چکے ہوں کیونکہ آپ اُستاد تھے اور آپ کی سب امت آپکی شاگرد اور آپ کے باغ کی خوشہ چین ہے پس ضرور تھا کہ آپ ہر رنگ میں کامل ہوں تا کامل انسان آپکی تعلیم سے پیدا ہو سکیں آپکو پہلے سب انبیاء پر بھی فضیلت ہے۔ اور وہ دو قسم کے تھے مرتبہ احمدیت رکھنے والے اور مرتبہ محمدیت رکھنے والے پس ضرور تھا کہ رسول کریم ان دونوں مراتب کو طے کرتے اور تمام پہلے انبیاء سے اسمیں فضیلت لیجاتے۔

لیکن باوجود اسبات کے کہ آپ محمدیت اور احمدیت کے جامع تھے یہ سوال قائم رہتا ہے کہ کیا اس آیت میں جس احمدؐ کا ذکر ہے وہ رسول کریم ہی تھے یا کوئی اور رسول ہے جس کو حضرت عیسیٰ ابن مریم نے احمدؐ کے نام سے یاد کیا ہے۔ کیونکہ باوجود اسکے کہ آپ جامع محمدیت و احمدیت تھے پھر بھی ممکن ہے کہ احمدؐ سے مراد کوئی اور احمد ہو۔ اور گو رسول کریمؐ بھی اس پیشگوئی کے مصدق ہوں مگر اپنے نام کے لحاظ سے کوئی اور انسان بھی اس پیشگوئی کا پورا کرنے والا ہو۔

پہلا سوال تو یہ ہے کہ آیا انجیل میں رسول کریم کی کوئی پیشگوئی ہے بھی یا نہیں اسکے جواب کیلئے ہمیں زیادہ تحقیقات کی کچھ ضرورت نہیں۔ انجیل میں حضرت عیسےٰ صریح طور پر رسول کریم کی پیشگوئی کرتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ

"میری اور بہت سی باتیں ہیں کہ میں تمہیں کہوں پر اس کی تم برداشت نہیں کر سکتے۔ لیکن جب وہ یعنی روح حق آوے تو وہ تمہیں سچائی کی راہ بتادیگی اسلئے کہ وہ اپنی نہ کہیگی لیکن جو کچھ وہ سنیگی سو کہیگی اور تمہیں آئندہ کی خبریں دے گی وہ میری بزرگی کریگی اسلئے کہ وہ میری چیزوں سے پاویگی اور تمہیں دکھادے گی"

(یوحنا باب ۱۶)

لیکن اس سوال کے حل ہونے سے بھی ابھی یہ آیت حل نہیں ہوتی۔ کیونکہ دوسرا سوال یہ ہے کہ اس پیشگوئی سے تو معلوم ہوتا ہے کہ ایک نبی آئیگا اور اسکی فلاں فلاں نشانیاں ہونگی اس سے یہ تو ثابت نہیں ہوتا کہ اسکا نام احمد ہوگا۔ اور اگر یہ ثابت بھی ہو جائے کہ اسکا نام احمد ہی ہوگا تو دوسرا سوال یہ ہے کہ کیا رسول کریم کا نام واقعہ میں احمد تھا۔

ہم پہلے سوال کا جواب تو بعد میں دینگے پہلے دوسرے سوال کا جواب دیتے ہیں کہ کیا رسول کریم کا نام واقعہ میں احمد تھا۔ ہم نے پہلے اقرار کیا ہے کہ صفات کے لحاظ سے تو رسول کریم احمد تھے بلکہ صرف احمد ہی نہ تھے بلکہ ایسے احمد تھے کہ آپ سے بڑا احمد نہ ہوا ہوگا۔ لیکن اسجگہ یہ سوال ہے کہ آیا آپ کا نام بھی احمد تھا یا نہیں۔ اگر آپ کا نام واقعہ میں احمد تھا تو پھر پہلے سوال کے حل ہونے کے بعد اس آیت پر غور کرنیکا موقعہ ہوگا۔ لیکن اگر آپکا نام ہی احمد ثابت نہ ہو تو پھر نئے سرے سے انجیلی پیشگوئی اور آیت قرآنی کے معنی کرنے ہونگے۔

ہمیں باوجود آپکو احمد ماننے کے آپ کے نام کے دریافت کرنے کی یہ حاجت پیش آئی ہے کہ باوجود اسکے کہ ایک انسان کسی نیک صفت سے متصف ہو لیکن پھر بھی اگر اس صفت سے کوئی کسی کو پکارے تو اول یہ دیکھا جائیگا کہ آیا اس نام کا بھی کوئی شخص ہے یا نہیں۔ مثلاً عبد الرحمن کے معنے ہیں جو خدا کا بندہ ہو معنوں کے لحاظ سے تو نیک اور پاک لوگ جو درجۂ محبوبیت کو پہنچے ہوئے ہوں اس نام سے پکارے جانیکے مستحق ہیں لیکن اگر کوئی شخص ہے اور اسکا چال چلن اچھا نہیں مگر اسکا نام عبد الرحمن ہے تو جب کوئی عبد الرحمن کہکر پکاریگا تو اس سے مراد وہ عبد الرحمن ہوگا جس کا نام عبد الرحمن ہے نہ وہ جو معنیً عبد الرحمن ہے۔ یا اگر دو انسان ایک جگہ بیٹھے ہوئے ہوں اور ایک کا نام شجاع ہو تو جب کوئی شجاع کہکر آواز دیگا تو گو دوسرا اس سے زیادہ ہی شجاع ہو مگر جواب وہی دیگا جسکا نام شجاع ہوگا خواہ وہ اصل میں بزدل ہی ہو۔ پس اس آیت پر غور کرنے سے پہلے اس سوال کو حل کرنا بھی

نہایت ضروری ہوگا کہ آیا رسول کریم کا نام احمد تھا بھی کہ نہیں۔

اس سوال کے حل کرنے کے لئے اول تو ہم دیکھتے ہیں کہ آپ کے والدین نے آپکا کیا نام رکھا تھا۔

کامل ابن اثیر کی جلد دوم میں لکھا ہے کہ "اسم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم محمد" رسول کریم کا نام محمد صلی اللہ علیہ وسلم تھا۔ اور بخاری میں جہاں آپکے نام محمد واحمد آئے ہیں۔ وہاں اسی کے ساتھ اسی حدیث میں ماحی اور حاشر بھی آپکے اسماء آئے ہیں جس سے صاف ظاہر ہے کہ یہاں بلحاظ صفات آپکے اسماء کا ذکر ہے نہ کہ اصل نام کے لحاظ سے۔

اسی طرح جو تاریخ کھولکر دیکھو۔ اس میں آپکا نسب نامہ اسی طرح لکھا ہے کہ محمد بن عبد اللہ پس معلوم ہوا کہ آپکی والدہ اور آپکے دادا نے تو آپکا نام محمد ہی رکھا تھا صلی اللہ علیہ وسلم نہ احمد پھر جب آپکا نام ہی احمد نہ تھا تو گو آپ صفت احمدیت کے طور پر اس پیشگوئی کے مصدق ہوں مگر کوئی اور احمد بھی تلاش کرنا پڑیگا جس کا نام ہی احمد ہو۔

ایک اور طریق سے بھی اس بات کا فیصلہ ہو سکتا ہے اور وہ اس طرح کہ قرآن شریف میں آپکو ہر جگہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہکر ہی پکارا گیا ہے۔

کلمہ شہادت میں بھی آپکا نام محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) رکھا گیا ہے۔ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

صحابہ میں آپ کو محمد کہکر پکارتے تھے اور دوسرے لوگ بھی آپکو اسی نام سے یاد کرتے تھے۔

درود میں بھی آپکو اسی نام سے یاد کیا جاتا ہے اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ۞ اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ۞

آپ خود بھی اپنے آپکو اسی نام سے پکارتے اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کا اقرار لیتے تھے۔ ادعیہ ماثورہ میں بھی آپکو اسی نام سے یاد کیا گیا ہے اَللّٰھُمَّ رَبَّ ھٰذِہِ الدَّعْوَۃِ التَّامَّۃِ وَالصَّلٰوۃِ الْقَائِمَۃِ اٰتِ مُحَمَّدَ نِ الْوَسِیْلَۃَ وَالْفَضِیْلَۃَ وَابْعَثْہُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَ نِ الَّذِیْ وَعَدْتَّہٗ۔

ان تمام شہادتوں سے معلوم کیا جاسکتا ہے کہ آپکا نام محمد ہی تھا صلی اللہ علیہ وسلم اور احمد صرف بوجہ احمدیت کے حصول کیوجہ سے کہلاتے تھے۔ جیسے کہ اکثر آدمیونکا نام ایک ہی ہوتا ہے لیکن وہ اپنی مختلف صفات کی وجہ سے کئی اچھے یا بڑے ناموں سے پکارے جاتے ہیں۔ مگر چونکہ رسول کریمؐ تمام ان انسانی کمالات کے جامع تھے جن سے انسان ممتاز ہے اسلئے ہر ایک صفت نیک سے آپ موصوف تھے۔

اس بات کے ثابت کرنیکے بعد کہ آنحضرت کا نام احمدؐ نہ تھا۔ میں اب یہ بتانا چاہتا ہوں کہ انجیل میں کہیں احمدؐ کے لفظ کے ساتھ کسی رسول کی پیشگوئی نہیں کی گئی۔ بلکہ یا تو وہ نبی یا فارقلیط کہکر رسول کریم کی پیشینگوئی کی گئی ہے یا اپنے دوبارہ آنے کی خبر دیگئی ہے اب یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ قرآن شریف کی مذکورہ بالا آیت میں تو صاف طور سے بتایا گیا ہے کہ مُبَشِّرًا بِرَسُوْلٍ یَّاْتِیْ مِنْ بَعْدِی اسْمُہٗ اَحْمَدُ۔ پھر اس آیت کے کیا معنے ہونگے۔ اگر انجیل میں کسی احمد کی خبر ہی نہیں۔ تو یہ بات نعوذ باللہ غلط ہو جائے گی۔ اور خدا کا کلام تو غلطیوں سے پاک ہے۔ یہ کیونکر ہو سکتا ہے کہ انجیل میں تو کسی احمد کا ذکر ہی نہیں۔ اور اللہ تعالٰے نے قرآن شریف میں اسکا ذکر کر دیا۔ عالم الغیب ہستی سے تو یہ غلطی ہو نہیں سکتی۔ پھر اسکے کیا معنے ہونگے؟

اسکے دو جواب ہیں۔

اول - تو یہ کہ ہم انجیل کو محرف و مبدل مانتے ہیں اور کبھی اس بات کو تسلیم کرنے کے لئے تیار نہیں کہ وہ بکلی طور سے انسانی دستبرد سے پاک ہے اور اسکے لئے ہمیں

کسی بیرونی شہادت کی ضرورت نہیں۔ خود اناجیل سے ثابت ہوسکتا ہے کہ وہ بہت کچھ اصلاح یافتہ ہیں۔ اول تو کوئی انجیل اسوقت مسیح کی انجیل موجود کہلاتی ہی نہیں پھر جو انجیلیں موجود ہیں۔ وہ خود ایکدوسری سے مختلف ہیں۔ تیسرے ہر ایک انجیل خود اپنے اندر بھی بہت سے اختلافات رکھتی ہے پس ہم ذمہ وار نہیں ہیں کہ ضرور ان اناجیل کے الفاظ کا تتبع کریں۔ بلکہ ہمارے لئے وہی بات یقینی اور سچی ہے جو قرآن شریف میں مذکور ہے۔ اور اگر قرآن شریف بیان فرماتا ہے کہ کسی احمد کی پیشگوئی حضرت عیسٰے نے کی تھی تو یہ شہادت انجیل کے تمام بیانات کو رد کرنیکے لئے کافی ہے خصوصاً اگر کوئی احمد آبھی جائے جو اس پیشگوئی کا مصداق ہو تو پھر تو کسی کو گنجائش انکار نہیں ہو سکتی۔

دوسرا جواب یہ ہے کہ ہمیں عربی زبان کی طرف توجہ کرنی چاہیئے کہ آیا جو پیشگوئی انجیل میں کیگئی ہے اسکا اگر عربی زبان میں ترجمہ کیا جائے تو کیا کسی صورت میں احمد کا لفظ نکل آتا ہے یا نہیں۔ چنانچہ جب ہم عربی زبان کے محاورات کو دیکھتے ہیں تو معلوم ہوتا ہے کہ عربی زبان کا ایک محاورہ ہے العود احمد دوبارہ آنا احمد کہلاتا ہے۔

حضرت مسیح نے دو پیشگوئیاں کی ہیں۔ ایک اپنی دوبارہ آمد کی اور ایک رسول کریم کی۔ رسول کریم کی نسبت جو پیشگوئی ہے اس میں ذکر ہے کہ میرا جانا آپ کے آنیکی ایک شرط ہے اور آپ کی بعثت کو آپ نے اپنی دوبارہ آمد نہیں قرار دیا ہے بلکہ بتایا ہی کہ رسول کریم کی بعثت کے بعد میں پھر دوبارہ آؤنگا۔ پس اس عربی کے محاورہ کے بموجب کہ العود احمد ثابت ہوتا ہے کہ حضرت عیسٰے نے جو اپنی دوبارہ آمد کا ذکر کیا ہے اسی کا ذکر قرآن شریف نے احمد کے نام سے کیا ہے۔ کیونکہ عود کو عربی زبان میں احمد کہتے ہیں۔ پس حضرت عیسٰے کی آمد ثانی کا نام احمد ہوگا۔ اور مذکورہ بالا آیت میں اسی پیشگوئی

کا ذکر ہے۔ جس میں حضرت عیسےٰ نے اپنی دوبارہ آمد کا ذکر کیا ہے۔

اب اس بات کے ثابت کر چکنے کے بعد کہ آنحضرت فداہ ابی و امی کا نام احمد نہ تھا۔ گو آپکو احمدیت کا انتہائی درجہ حاصل تھا اور یہ بات ثابت کر چکنے کے بعد کہ عربی زبان میں عود کو احمد کہتے ہیں۔ اس لئے انجیل سے بھی یہ پیشگوئی ثابت ہے گو ہم انجیل کی تصدیق کے محتاج نہیں۔ اب اس آیت پر کچھ تحریر کرنا چاہتا ہوں کہ اس آیت سے خود ثابت ہے کہ وہ احمدؐ جس کی پیشگوئی کی گئی تھی وہ رسول کریم نہیں۔ بلکہ آپکی امت کا کوئی خلیفہ یا امام ہے۔ جس کو اللہ تعالےٰ نے رسول کے نام سے یاد کیا ہے وذٰلک فضل اللّٰہ یؤتیہ من یشآء بلکہ یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ یہ مسیح موعود کی پیشگوئی ہے۔ اور یہی انجیل سے پہلے ثابت کر آیا ہوں۔

پہلی بات جو اس آیت میں قابلِ غور ہے یہ ہے کہ ومن اظلم ممن افترٰی علی اللّٰہ کذبًا وھو یدعٰی الی الاسلام ۔ واللّٰہ لا یھدی القوم الظّٰلمین سے کون مراد ہے؟ آیا اس کی یہ مراد ہو سکتی ہے کہ رسول کریم تو سچا نبی ہے اور مسیح کی پیشگوئی کے ماتحت آیا ہے۔ پھر تم اسے جھوٹا کیونکر کہہ سکتے ہو جھوٹے سے زیادہ تو ظالم کوئی نہیں ہوتا۔ پھر اگر باوجود اسلام کی طرف بلائے جانے کے یہ جھوٹ بولتا ہے (نعوذ باللہ) تو پھر یہ ترقی کیوں کر رہا ہے۔ اللہ تعالےٰ تو ظالموں کو ہدایت نہیں کیا کرتا" ہر ایک عقلمند سمجھ سکتا ہے کہ اس سے یہ مراد تو نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ اس میں دو باتیں ایسی بیان کی گئی ہیں۔ جو رسول کریم میں نہیں پائی جاتیں۔

۱۔ ایک بات تو یہ بتائی گئی ہے۔ کہ وہ مدعی نبوت ہے اور لوگوں کے خیال میں جھوٹا ہے۔

۲۔ یہ ہے کہ نہ صرف وہ جھوٹا ہے اور مدعی نبوت ہے بلکہ جس وقت اس نے دعوٰی کیا ہے۔ اسوقت کوئی سچا مذہب ہے جو اسلام کے نام سے پکارا جاتا ہے اور لوگ اس میں

نبوت کو کہتے ہیں کہ تو اسلام میں داخل ہو جا۔ لیکن وہ باوجود اسلام کی طرف بلایا جانے کے اپنے دعوے پر قائم ہے۔

پہلی بات تو رسول کریم میں پائی جاتی ہے۔ کہ آپ نبی تھے اسلئے آپ کے مخالفین کو یہ کہا جا سکتا تھا۔ کہ اگر نعوذباللہ آپ مفتری ہیں۔ اور خدا کی طرف سے نہیں بلکہ اپنی طرف سے کہتے ہیں تو پھر کیا وجہ ہے کہ خدا تعالےٰ انکو بڑھا رہا ہے اور ہلاک نہیں کرتا حالانکہ واللہ لا یھدی القوم الظّٰلمین۔

لیکن دوسری شرط آپ میں نہیں پائی جاتی۔ کیونکہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ نہ صرف وہ دعوے نبوت کرتا ہے بلکہ وھو یدعیٰ الی الاسلام۔ وہ اسلام کی طرف پکارا جاتا ہو اب ہم دیکھتے ہیں کہ رسول کریم نے جس وقت نبوت کا دعوی کیا ہے۔ اسوقت کوئی مذہب ایسا نہ تھا جو اسلام کے نام سے یاد کیا جاتا ہو۔ اور جس کے پیرو آپ کو کہتے ہوں کہ آپ اسلام میں شامل ہو جائیں بلکہ کوئی مذہب نصرانیت کوئی یہودیت کوئی شرک کے نام سے یاد کیا جاتا تھا۔ ایک مذہب بھی ایسا نہ تھا۔ جس کے پیرو اپنے آپ کو مسلم کہتے ہوں اور جس مذہب کا نام اسلام ہو۔ پس رسول کریم کی نسبت یا آپ کے زمانہ میں کسی نبی کو نہیں کہا جا سکتا کہ اگر وہ جھوٹا ہے تو اس سے زیادہ ظالم اور کون ہو سکتا ہے اور خصوصاً ایسی صورت میں جب وہ اسلام کی طرف پکارا جاتا ہے کیونکہ اسوقت کوئی مذہب اسلام موجود نہ تھا۔ پس ان معنوں کے لحاظ سے یہ ماننا پڑیگا کہ یہ بات کسی ایسے رسول کے حق میں ہو سکتی ہے جو رسول کریم کے بعد آئے۔ اسوقت کے مسلمان اسے کہیں کہ تو مسلمان ہو جا یہ کیا کفر کہتا ہے کہ میں رسول ہوں تو ان لوگوں کو یہ جواب دیا جائے کہ اگر یہ جھوٹا ہے اور اسلام کی طرف بلایا جاتا ہے تو پھر تو یہ بڑا ظالم ہے اور ظالم تو کامیاب نہیں ہوتے۔ اور یہ تو کامیاب ہو رہا ہے۔

یدعیٰ الی الاسلام کے زائد کرنے میں یہ حکمت ہے کہ ایک انسان تو ایسا ہوتا ہے

بے سچائی کا علم ہی نہیں ہوتا۔ وہ کسی قدر معذور ہو سکتا ہے۔ لیکن جس شخص کے سامنے کافی موجود ہو اور حق کی طرف اسے بلایا جائے اور پھر وہ جھوٹا دعوے کرے تو وہ نہایت سخت سزا کا مستحق ہوتا ہے۔ پس اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ اگر یہ مدعی نبوت جھوٹا دعوےٰ کرتا ہے اور پھر ایسے حال میں کرتا ہے کہ حق اسکے سامنے موجود ہے اور لوگ اسے اسلام کی طرف پکارتے ہیں۔ تو اس سے زیادہ کون ظالم ہو سکتا ہے لیکن ظالم تو ہدایت نہیں پا سکتے۔ یہ تو ہدایت پا سکتا ہے۔

دوسری صورت یہ ہے کہ کہا جائے کہ اسلام سے مراد کوئی ایسا مذہب نہیں جو اسلام سے موسوم ہو بلکہ قرآن شریف نے پہلے مذاہب کا نام بھی اسلام ہی رکھا ہے پس ہو سکتا ہے کہ یدعیٰ الی الاسلام سے یہ مراد ہو کہ پہلے مذاہب کے پیرو آپکو اپنے مذاہب کی طرف پکارتے ہیں لیکن یہ بھی غلط ہے کیونکہ قرآن شریف نے اسلام کے سوا جسقدر مذاہب اس وقت موجود تھے۔ اسکا نام اسلام نہیں رکھا گیا۔ بلکہ حضرت ابراہیم موسیٰ مسیح وغیرہم جس قدر انبیاء گزرے ہیں۔ انکے سچے متبعین کو مسلم کہا گیا ہے نہ کہ ان ناخلفوں کو جو رسول کریم کے زمانہ میں پائے جاتے تھے۔ اگر ان مذاہب کا نام اسلام رکھا گیا ہے تو پھر ماننا پڑیگا کہ وہ سچے مذاہب تھے۔ لیکن یہ غلط ہے وہ سب مذاہب بگڑ چکے تھے اسلئے انہیں اسلام نہیں کہا جا سکتا تھا۔ پس صاف معلوم ہوتا ہے کہ اس آیت سے رسول کریم مراد نہیں ہو سکتے بلکہ یہ آپ کے بعد آنیوالا کوئی شخص ہے۔ جسے اسوقت کے حقیقت سے دور پڑے ہوئے مسلمان اسلام کی طرف بلائینگے اور کہینگے کہ یہ باتیں کفر ہیں۔ تم اسلام میں داخل ہو۔ اور اللہ تعالےٰ انکے دعوے کی تکذیب کرتا ہے۔

دوسری صورت اس آیت کی تفسیر کی یہ ہو سکتی ہے کہ کہا جائے کہ یہ آیت کفار کی نسبت ہے .... کہ تم سے زیادہ ظالم کون ہو سکتا ہے کہ تم رسالت کے منکر ہو اور ہمارا رسول تمہیں اسلام کی طرف بلاتا ہے۔ مگر اسے قبول نہیں کرتے۔

لیکن یہ صورت بھی درست نہیں۔ کیونکہ اس آیت کے الفاظ یہ ہیں من اظلم ممن افترٰی علی اللہ کذبا۔ اس سے زیادہ ظالم کون ہو سکتا ہے جو اللہ تعالےٰ پر افترا کرتا ہے اور مفتری اسے کہتے ہیں کہ جو کوئی دعوے کرے۔ اور اسی قطعاً نہیں کہتے کہ جو کسی دعوے کا انکار کرے۔ اور اگر انکار کا نام دعوی رکھا جائے۔ تو پھر دنیا میں سب مدعی بنجائینگے منکر کوئی رہیگا نہیں۔ حالانکہ یہ عقل کے صریح خلاف ہے۔ ہر بات کا ایک مدعی ہوتا ہے۔ ایک منکر اور انکار کرنیوالا مدعی نہیں کہلا سکتا۔ پس کفار اس آیت کے مصداق نہیں ہو سکتے۔ کیونکہ ان کا اس آیت میں کوئی دعوی بیان نہیں کیا گیا۔ گو بعض مفسرین نے انکے بعض دعاوی بیان کئے ہیں۔ مثلاً یہ کہ وہ کہتے تھے کہ خدا کے شریک ہیں۔ لیکن ان دعاوی کا اسجگہ کوئی ذکر نہیں۔ اسجگہ تو اُنکا انکار ہی بیان ہوا ہے کہ جب ہمارا نبی آیا۔ تو انھوں نے کہدیا کہ یہ تو ایک جھوٹا انسان ہے اور باتیں بناتا ہے پس انکو مدعی نہیں کہا جا سکتا۔ بلکہ وہ منکر کہلا سکتے ہیں۔ قرآن شریف میں یہ آیت بہت جگہ آتی ہے۔ اور ہر جگہ مدعیوں کے حق میں آئی ہے۔ منکر کے حق میں یہ الفاظ قرآن شریف نے استعمال نہیں کئے۔ اگر کفار کے حق میں بھی ہے تو کسی دعوے کی طرف ضرور اشارہ کیا گیا ہے۔ پس کفار کے حق میں بھی یہ آیت نہیں ہو سکتی۔ اور بہرحال ماننا پڑیگا۔ کہ کسی مدعی رسالت کی نسبت ہے جو رسول کریم کے بعد آئے گا۔ اور اسکا نام احمد ہوگا۔ اسے اس وقت کے لوگ کہینگے تو اگر مسلمانوں میں شامل ہو۔ لیکن وہ جھوٹے ہونگے حقیقی اسلام اُسی کے پاس ہوگا۔

اگلا حصہ اس آیت کا یہ ہے کہ یریدون لیطفؤا نور اللہ بافواھھم واللہ متم نورہٖ ولو کرہ الکافرون۔ یعنی باوجود مخالفت کے ہم اسے بڑھائینگے۔ اور گو لوگ اپنے مونہوں کی پھونکوں سے اس خدا کے نور کو بجھانا چاہینگے

لیکن اللہ تعالےٰ اس موعود کے کفار کو اپنی مخالفت میں ناکام کر دیگا۔ اور وہ کامیاب نہ ہو سکینگے۔ اس آیت سے بھی چار باتیں معلوم ہوتی ہیں۔

اول۔ تو یہ کہ اس موعود کی سخت مخالفت ہوگی۔ اور لوگ اسے مٹا دینا چاہینگے

دوم۔ یہ کہ وہ مخالفت تلوار یا بذریعہ جنگ نہ ہوگی۔ بلکہ لوگ اپنے موتھوں کی پھونکوں سے اُسکے نور کو بجھانا چاہینگے۔

سوم۔ یہ کہ وہ مخالفت میں ناکام رہیں گے۔ اور اللہ تعالےٰ انکو خائب وخاسر کر دیگا

چہارم۔ یہ کہ اس موعود کا وقت اتمام نور کا وقت ہوگا۔

ان نتائج سے بھی ثابت ہوتا ہے کہ رسول کریمؐ اس آیت سے مراد نہیں ہو سکتے کیونکہ گو رسول کریم کی مخالفت بھی ہوئی اور آخر میں کامیاب بھی ہوئے۔ لیکن آنحضرت کے مخالف صرف فتووں سے کام نہ لیتے تھے۔ بلکہ تلوار کے زور سے آپکے نور کو مٹانا چاہتے تھے۔ اور بُغض میں ایسے بڑھ گئے تھے کہ گالیوں اور فتووں کے علاوہ تلواروں اور تیر وتفنگ سے آپکو تکلیف دیتے تھے۔ اور یہ کوئی ایسا موعود ہے جس کی مخالفت تو ہوگی۔ لیکن لوگ کسی نہ کسی وجہ سے تلوار سے اسکا مقابلہ نہ کرینگے۔

دوم۔ رسولؐ کریم کا وقت نور کی ابتدا کا وقت تھا۔ اور اللہ تعالےٰ نے اسلام کی بنیاد رکھی تھی۔ اور اس شجر نے بڑھتے بڑھتے بہت بڑی ترقی کرنی تھی۔ پس یہ کوئی ایسا شخص ہے جو آپ کے بعد آئے اور آپکے آخری خلفاء میں سے ہو۔

آخری حصہ ان آیات کا یہ ہے هُوَ الَّذِیْۤ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِیْنِ الْحَقِّ لِیُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّیْنِ كُلِّهٖ وَلَوْ كَرِهَ الْمُشْرِكُوْنَ ؏ اس میں خدا تعالےٰ فرماتا ہے کہ اس موعود کے زمانہ میں دین الحق کو دیگر تمام ادیان پر غلبہ دیا جائیگا۔ اور اسکی نسبت بھی کل مفسرین کا اتفاق ہے کہ یہ آخری زمانہ اسلام میں ہوگا کیونکہ اسوقت کل ادیان کا اظہار ہو جائیگا۔

پس یہ تمام دلائل ملکر صاف کر دیتی ہیں کہ ان آیات سے رسولؐ کریم مراد نہیں ہیں بلکہ کوئی ایسا شخص مراد ہے کہ جو آپ کے بعد آپ کے خلفاء میں ہی ہوگا۔ کیونکہ آپ کے بعد کوئی شخص براہ راست نور رسالت چھوڑ کر نور ایمان بھی حاصل نہیں کر سکتا۔

انجیل کو دیکھکر معلوم ہوتا ہے کہ حضرت عیسٰے نے صرف دو شخصوں کی نسبت پیشگوئی کی ہے ایک تو رسول کریم کی نسبت اور ایک اپنی دوبارہ آمد کی نسبت۔ پس جب یہ آیت رسول کریم کے بعد کسی اور انسان کی نسبت ہے تو صاف ظاہر ہے کہ مسیح موعود کی نسبت ہے اور جس قدر دلائل پہلے بیان کئے گئے ہیں۔ وہ سب مسیح موعود پر چسپاں بھی ہو جاتے ہیں یعنی اسکی آمد مسیح کی دوبارہ آمد قرار دی گئی ہے۔

۱۔ اور چونکہ عود کو احمد کہتے ہیں اسلئے مسیح العود احمد کے ماتحت احمد کہا گیا۔

۲۔ وہ اسلام میں آیا اور اسکے زمانہ میں ایک جماعت ایسی موجود ہے جس نے اسکے دعوے کے وقت کہا کہ تو کافر ہے اسلام کی طرف آ اور اس نے ان لوگوں کو یہی جواب دیا۔ کہ اگر میں جھوٹا ہوں۔ اور تم اپنے خیال میں مجھے اسلام کی طرف پکارتے ہو تو مجھ سے زیادہ ظالم کون ہو سکتا ہے اور ظالم تو ہدایت نہیں پاتے پھر میں ترقی کیوں کر رہا ہوں۔

۳۔ اسکا مقابلہ تلوار سے نہیں بلکہ زبان سے کیا گیا۔ اور اسکے مخالفین نے چاہا۔ کہ اسے فتووں کے زور سے تباہ کر دیں لیکن ناکام رہے۔

۴۔ رسولؐ کریم نے فرمایا ہے کہ وہ قوم کیونکر تباہ ہو سکتی ہے جس کے اول میں اور آخر میں مسیح موعود ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اتمام نور مسیح موعودؑ کے وقت ہوگا یعنے اسکے زمانہ میں اسلام اپنی آخری حد کمال کو پہنچ جائیگا۔ ورنہ اس سے یہ مراد نہیں کہ رسول کریمؐ کے نور میں کچھ کسر تھی جسے مسیح آکر پورا کریگا۔ بلکہ مسیح تو رسول کریمؐ کے باغ کا ایک خوشہ چین ہے وہ رسول کریمؐ کے نور کو کیونکر پورا کر سکتا ہے۔ رسول کریمؐ کا نور تو پورا ہو چکا اور آپ سے بڑھکر کیا آپکا ہم پلّہ بھی کوئی آدمی اب پیدا نہیں ہوگا یہی مطلب ہے

کہ اسلام کو اسکی انتہائی ترقی پر پہنچائیگا۔

۵۔ اس بات پر قریباً تمام مفسرین متفق ہیں کہ لیظہرہ علی الدین کلّہ کا زمانہ مسیح کا زمانہ ہے اس سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ یہ پیشگوئی مسیح موعود کی ہے۔

مفسرین کی تائید قرآن شریف بھی کرتا ہے کیونکہ یہ آیت قرآن شریف میں تین جگہ پر آئی ہے۔ سورہ توبہ آیت ۳۳ میں سورہ فتح آیت ۲۸ اور ایک اسی سورۃ میں اور تینوں جگہ مسیح کا ذکر ہے۔ سورہ توبہ اور صف میں تو صاف طور سے پہلے مسیح کا ذکر کیا گیا ہے اور بعد ازاں یہ آیت ہے اور سورہ فتح میں اس آیت کے ذکر کے بعد انجیل کی ایک پیشگوئی کا ذکر ہے گویا تینوں جگہ مسیح کا ذکر ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ واقعہ مسیح موعود کے زمانہ میں ہوگا۔ تب ہی اسکے ساتھ مسیح کا ذکر کیا جاتا ہے سبحان الملک القدوس اس نے اپنے کلام میں کیسی کیسی حکمتیں مخفی رکھی ہیں جو اپنے وقت پر کھلتی ہیں۔

اب ان دلائل قطعیہ سے ثابت کرنیکے بعد کہ یہ مسیح موعود کی پیشگوئی ہے ہم یہ بتانا چاہتے ہیں کہ مسیح موعود کا نام بھی احمد ہے۔

۱۔ آپ کے والدین نے آپکا نام احمد رکھا۔ غلام صرف خاندانی زوائد میں سے ہے۔ اسکے ثبوت یہ ہیں۔

۱۔ آپ کے والد کا نام غلام مرتضیٰ تھا آپ کے چچا کا نام غلام محی الدین تھا۔ پس غلام کا نام ایک خاندانی علامت تھی ورنہ اصل نام احمد تھا۔ پھر قرآن مجید میں فبشرنہ بغلام علیم۔ اور ایسی آیات میں غلام کا لفظ ہے پس غلام احمد سے مراد ہے کہ محمدی گھرانے کا فرزند جو احمد کے نام سے آنیوالا تھا (ج) غلام کے معنے خادم کے ملنے جائیں تو بھی جاننا چاہئے کہ آخر جو محمد مصطفےٰ کی امت میں نبوت کے درجہ پر فائز ہوگا۔ وہ آپ کی غلامی سے ہوگا۔

۲۔ آپ کے والد صاحب نے آپ کے نام پر ایک گاؤں بسایا تھا۔ اسکا نام احمد آباد رکھا

نہ کہ غلام احمد آباد معلوم ہُوا کہ انہوں نے آپکا نام احمد ہی رکھا تھا۔

۳۔ آپنے اپنی اولاد کے ناموں میں اپنا نام داخل کیا اور وہ احمد ہی ہے۔ جیسے سلطان احمد۔ فضل احمد۔ بشیر احمد*۔ محمود احمد۔ بشیر احمد۔ شریف احمد۔ مبارک احمد۔ ان سب ناموں میں اپنا نام احمد ساتھ ملایا ہے

* (اوّل)

۴۔ دوسرا ثبوت یہ ہے کہ آپ بیعت کے وقت یہ اقرار لیتے تھے کہ میں احمد کے ہاتھ پر اپنے تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں۔ اور یہ نہ کہتے کہ غلام احمد کے ہاتھ پر

۵۔ الہام میں بھی آپ کو احمد احمدؐ کے نام سے پکارا جاتا تھا۔ جیسے یہ الہامات ہیں یا احمد فاضت الرحمۃ علیٰ شفتیک (۲) یا احمد یتم اسمک ولا یتم اسمی (۳) یا احمد اسکن انت وزوجک الجنۃ

(۴) اپنی بیعت کرنے والونکو احمدی کہلانیکا حکم دیا۔

ان دلائل سے صاف ثابت ہو جاتا ہے کہ اپکا نام احمد تھا۔ پس اسمہٗ احمدؐ کی پیشگوئی بھی صاف ہو جاتی ہے۔

اخیر میں یہ صرف اتنا لکھدینا کافی ہے کہ حضرت مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی اس پیشگوئی کو اپنے پر چسپان کیا ہے۔ چنانچہ ازالہ اوہام صفحہ ۶۷۳ پر تحریر فرماتے ہیں

"اور احمد اور عیسٰے اپنے جمالی معنوں کے رُو سے ایک ہی ہیں۔ اسی کی طرف یہ اشارہ ہے ومبشراً برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد۔ مگر ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم فقط احمد ہی نہیں بلکہ محمد بھی ہیں یعنی جامع جلال وجمال ہیں لیکن آخری زمانہ میں برطبق پیشگوئی مجرد احمد جو اپنے اندر حقیقت عیسویت رکھتا ہے بھیجا گیا۔"

برطبق پیشگوئی اور مجرد احمد قابل غور الفاظ ہیں۔

آپ کے بعد حضرت خلیفہ اول حضرت مولانا نورالدین رضی اللہ عنہ نے بھی بارہا یہی بیان

چنانچہ اسکے لئے حلفیہ شہادتیں درج کیجاتی ہیں۔

یہ شہادت آپکے کثیر احباب و خاص شاگردوں کی ہی جو اکثر حضور میں بیٹھتے اور جنھوں نے بخاری و قرآن شریف کو سبقاً پڑھا۔

حلفیہ شہادتیں

(۱) واللہ باللہ ثم تاللہ مینے بارہا حضرت خلیفۃ المسیح سے یہ سنا ہے کہ حضرت مسیح نے یہ بشارت حضرت مرزا صاحب مسیح موعود کی دی ہے۔ اور آپ کا اصل نام احمد ہے۔ محمد سرور شاہ

(۲) بیشک خلیفۃ المسیح رحمۃ اللہ علیہ۔ مبشراً برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کو مراد لیتے تھے۔ قاضی امیر حسن

(۳) مجھے ایک دن یہ تمام سورہ صف بہ خصوصیت پڑھائی تھی۔ جس میں احمد والی پیشگوئی کا مصداق حضرت مرزا غلام احمد مسیح موعود کو قرار دیا تھا۔ اور تمام آیتوں کو جو اس پیشگوئی کے بعد ہیں اسی زمانہ پر چسپاں کیا تھا۔ اور میں بہ حیثیت آپکا شاگرد ہونے کے یہ گواہی دیتا ہوں کہ آپ اس آیت کا یہی مطلب بیان فرمایا کرتے تھے۔ حافظ روشن علی

(۴) مینے مختلف موقعوں پر حضرت خلیفۃ المسیح اول سے سنا تھا کہ و مبشراً برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد والی پیشگوئی حضرت مرزا صاحب کے متعلق ہے۔ اور کہ آپ کا اصل نام احمد ہے۔ غلام لفظ زائد ہے۔ میر محمد اسحق

(۵) مینے حضرت خلیفۃ المسیح علیہ الرحمۃ کو اس بات پر زور دیتے ہوئے اور قرآن کریم سے اس بات کو ثابت کرتے ہوئے اپنے کانوں سے سُنا ہے۔ محمد اسمٰعیل عفا اللہ عنہ مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان

(۶) میں بھی اس بات پر گواہی دیتا ہوں کہ حضرت خلیفۃ المسیح اول اس مذکورہ بالا پیشگوئی کو حضرت مسیح موعود و مہدی مسعود کے متعلق بیان فرماتے تھے۔ مرزا برکت علی

(۷) واقعی یہ مضمون خلیفۃ المسیح اول نے بارہا سنایا کہ مسیح موعود کا نام احمد قرآن کریم کی پیشگوئی

کے مطابق ہے۔ مولوی غلام نبی و غلام محمد (خادم خاص)

(۸) میرا بھی اسی پر اتفاق ہے جو مولوی غلام نبی صاحب نے تحریر فرمایا ہے۔ عطاء الرحمٰن ہزاروی

(۹) وہ خدا جو حاضر و ناظر ہے اسے گواہ رکھکر یہ بات لکھتا ہوں کہ میرے ان دو کانوں نے بارہا حضرت خلیفۃ المسیح خلیفۂ اول سے یاتی من بعد اسمہٗ احمد کے متعلق سنا ہے کہ حضرت مسیح ناصری نے اپنے مثیل کے متعلق پیشگوئی کی ہے جو کہ مسیح موعود ہیں۔ اور حضرت موسیٰ نے اپنے مثیل کے متعلق پیشگوئی کی ہے۔ جس کا اشارہ انا ارسلنا میں ہے اور حضرت خلیفہ اوّل سے بار بار میرے کانوں نے یہ بھی سنا ہے کہ حضرت مسیح موعود کا اصلی نام احمد ہی اور غلام کے معنے ایک جوان کے ہیں۔ اور اسکی دلیل یہ دیا کرتے تھے کہ آپ بیعت لیتے وقت صرف احمد کا لفظ کہتے تھے۔ سید محمود عالم

(۱۰) صوفی غلام محمد۔ بی۔ اے۔ میں تصدیق کرتا ہوں کہ خلیفہ اول کا یہی مذہب تھا۔

ان شہادات کے بعد رسالہ اسمہ احمد کے جواب کی کچھ ضرورت نہیں رہتی کیونکہ ہم نے آنحضرت صلعم کے احمد ہاں سب سے بڑا احمد ہونے سے ہرگز انکار نہیں کیا اور نہ حضرت مسیح موعود کی تحریرات اور ان حوالوں کے خلاف لکھا گیا ہے جو اس رسالہ میں دیئے گئے ہیں۔ باقی ہماری کوئی ایسی دلیل نہیں جس کا رد کرنے میں وہ کامیاب ہوئے ہوں۔ اور نہ انکی کوئی ایسی دلیل ہے۔ جو ہمارے بیان کو کمزور کرے۔

ہاں یہ جو کہا گیا ہے کہ چونکہ آپ رسول نہیں تھے اور آیت میں مستقل رسولوں کا ذکر ہے اسلئے آپ اس پیشگوئی کے مصداق نہیں ہو سکتے۔ یہ بھی ایک کمزور بات ہے کیونکہ اس سوال کا جواب حضرت اقدس نے نزول المسیح صفحہ ۱۸ پر دیا ہے وہاں معترض نے کہا ہے کہ آپ کو بروزی رسول ہونے کا دعوی ہے اور آیت ارسل رسولہ بالھدیٰ و دین الحق میں اصل رسول کا ذکر ہے تو آپ نے لکھا ہے کہ میری وحی اور اگلے رسل کی وحی میں کچھ فرق نہیں۔ میری وحی بھی ویسی قطعی اور یقینی ہے۔ اور

شبہات سے پاک اور منزّہ ہے (صـ۸۶) یعنے بلحاظ نفس نبوت مجھ میں اور اگلے رُسل میں کچھ فرق نہیں۔ اور وہ (خدا) اپنے کلام میں ہر ایک اختیار رکھتا ہے۔ اس نے رسول کا لفظ ان رسولوں کے لئے بھی استعمال کیا ہے جو آنحضرت صلعم سے بہت کمتر تھے۔ اور آپ کے لئے بھی جو سب سے افضل اور سب کے لئے بطور افعل کے ہیں وہی رسول کا لفظ استعمال ہُوا۔ الخ (صـ۱۸ حاشیہ)

پھر آپ نے حقیقۃ الوحی صفحہ ۴۸ میں آیت وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِيْنَ حَتّٰى نَبْعَثَ رَسُوْلًا (کہ اس میں صاف لفظ رسول ہے) اپنے پر چسپاں کیا ہے۔ علاوہ ازیں اور بہت سی آیات ہیں کہ ان میں لفظ رسول یا نبی ہے اور آپ نے انکا مصداق اپنے آپکو ٹھہرایا ہے۔ مثلاً اشتہار منارۃ المسیح میں فرماتے ہیں۔ آیت ھو الذی ارسل رسولہ بالھدٰی ...... یہ آیت مسیح موعود کے حق میں ہے۔

غرض آپ کے نبی و رسول ہونے کے متعدد ثبوتوں کے لئے اگلا مضمون مطالعہ فرمائے اور ساتھ براہین احمدیہ حصہ پنجم کا صفحہ ۱۸۱ بھی پڑھ جائیے جس میں لکھا ہے۔ کہ

"قرآن شریف کی رُو سے ایسی نبوت کا دروازہ بند نہیں ہے۔ جو بتوسط فیض واتباع آنحضرت صلعم کسی انسان کو خدا تعالےٰ سے شرف مکالمہ اور مخاطبہ حاصل ہو اور وہ بذریعہ وحی الٰہی کے مخفی امور پر اطلاع پاوے تو پھر ایسے نبی اس امت میں کیوں نہیں ہونگے اسپر کیا دلیل ہے۔"

اور چشمہ معرفت کا صـ۳۱۷ جس میں لکھا ہے۔

"خدا تعالےٰ نے اسبات کے ثابت کرنے کے لئے کہ میں اسکی طرف سے ہوں۔ اسقدر نشان دکھلائے ہیں کہ اگر وہ ہزار نبی پر تقسیم کئے جائیں تو انکی بھی ان سے نبوت ثابت ہو سکتی ہے × × × × لیکن پھر بھی جو لوگ انسانوں میں سے شیطان ہیں وہ نہیں مانتے"

تعجب ہے کہ آپ کے ہاتھ پر نشانات تو اتنے دکھائے گئے ہوں کہ ہزار نبی کی نبوت ان سے ثابت ہو سکے مگر آپ نبی خود نہ ثابت ہو سکیں۔

یہ کتابیں دفتر تشحیذ الاذہان سے مل سکتی ہیں

نام کتاب	قیمت اصلی	قیمت رعایتی	نام کتاب	قیمت اصلی	قیمت رعایتی
مجموعہ اشتہارات حضرت مسیح موعود	۱۰ر	۵ر	نشان رحمت	ار	۳ر
سیح بیان نظم پنجابی	۲ر	ار	پسر موعود	ار	۰ر
احسن القصص	۲ر	ار	غلامی	۵ر	۴ر
در ثمین فارسی اردو	۴ر	۳ر	عصمت انبیاء	۱۰ر	۷ر
مبادی الصرف	۲ر	ار	الظہور المسیح	۶ر	۳ر
درس قرآن تفسیر کے نوٹ (خلیفہ اول)	صر	للعہ	مجموعہ الہامات حصہ اول دکشوف حضرت اقدس	۴ر	
ابطال الوہیت مسیح	ار	۳ر	؍؍ ؍؍ دوم	عہ	
تحفہ سالانہ جلسہ ۱۹۰۷ء	عہ	۴ر	؍؍ ؍؍ سوم	۴ر	
حقیقت نماز	عہ	سہر	آثار مبارکہ	ار	
رد چکڑالوی		۵ر	ہدایا درباره معاملات	۲ر	ار
ادعیۃ الاحادیث	ار	۳ر	کلام محمود	۴ر	۲ر
صادقوں کی روشنی	۴ر	۳ر	ضرورت زمانہ	۸ر	۶ر
طبیب روحانی	۱۰ر	ار	عمدۃ الاحکام	عہ	عہ
مرزا احمد بیگ والی پیشگوئی	ار		مجربات نور الدین حصہ اول	۱۰ر	۵ر
القاء ربانی	عہ	۲ر	؍؍ ؍؍ دوم	۱۰ر	۵ر
البلاغ المبین	ار	۳ر	تفسیر ترجمۃ القرآن پ۲۳	عہ	
ادعیۃ القرآن	۲ر	ار	؍؍ ؍؍ پ۲۴	عہ	
نغمۂ اکمل حصہ دوم	۲ر	۲ر	؍؍ ؍؍ ؍؍ پ۲۵	عہ	

"دوستو! اک نظر خدا کیلئے"

مولوی محمد علی صاحب کا مذہب حضرت مسیح موعودؑ سے سراسر خلاف ہے

جناب مولوی محمد علی صاحب نے اخبار پیغام صلح جلد دوم نمبر ۲۳ کے ضمیمہ میں "میرے عقائد" کے عنوان سے اپنا مذہب شایع کیا ہے۔ اس میں آپ نے بہت سی باتیں ایسی ان کی ہیں۔ جو کہ حضرت مسیح موعود کے مذہب کے بالکل مخالف ہیں اسلئے میں ذیل میں مولوی محمد علی صاحب کا مذہب ایک طرف اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا مذہب دوسری طرف درج کرتا ہوں شاید کسی طالب حق کے لئے راہ ہدایت کا موجب ہو۔

مولوی محمد علی صاحب کا مذہب

عقیدہ نمبر اول۔ میں یہ مانتا ہوں۔ کہ حضرت مسیح موعودؑ شرعی .... اصطلاح میں نبی اور رسول نہ تھے۔

حضرت مسیح موعودؑ کا مذہب انکے اپنے الفاظ میں

(۱) خدا کی اصطلاح میں مسیح موعود کا نبی ہونا

نبوت اور رسالت کا لفظ خدا تعالے نے اپنی وحی میں میری نسبت صدہا مرتبہ استعمال کیا ہے مگر اس لفظ سے صرف وہ مکالمات مخاطبات الٰہیہ مراد ہیں جو بکثرت ہیں اور غیب پر مشتمل ہیں۔ × × × خدا کی یہ اصطلاح ہے جو کثرت مکالمات و مخاطبات کا نام اسنے نبوت رکھا ہے۔ چشمہ معرفت صفحہ ۳۲۰

(۲) نبیوں کی اصطلاح میں مسیح موعود کا نبی ہونا

جبکہ مکالمہ و مخاطبہ اپنی کیفیت و کمیت کے رو سے کمال درجہ تک پہنچ جاوے۔ اور اس میں کوئی کثافت اور کمی باقی نہ رہے اور کھلے طور پر امور غیبیہ پر مشتمل ہو۔ تو وہی دوسرے لفظوں میں **نبوت** کے نام سے موسوم ہوتا ہے۔ جس پر سب نبیوں کا اتفاق ہے۔ × × × سو میں نے محض خدا کے فضل سے اس نعمت سے کامل حصہ پایا ہے۔ جو مجھ سے پہلے نبیوں اور رسولوں اور خدا کے برگزیدوں کو دی گئی تھی۔ (حقیقۃ الوحی صفحہ ۶۲)

(۳) مجددین کی اصطلاح میں مسیح موعودؑ کا نبی ہونا

نبی سے مراد صرف اسقدر ہے کہ خدا تعالےٰ سے بکثرت شرف مکالمہ و مخاطبہ پاتا ہوں × × جیسا کہ مجدد صاحب سرہندی نے اپنے مکتوبات میں لکھا ہے کہ اگرچہ اس امت کے بعض افراد مکالمہ و مخاطبہ الٰہیہ سے مخصوص ہیں۔ اور قیامت تک مخصوص رہیں گے لیکن جس شخص کو بکثرت اس مکالمہ و مخاطبہ الٰہیہ سے مشرف کیا جائے اور بکثرت امور غیبیہ اس پر ظاہر کئے جائیں۔ وہ نبی کہلاتا ہے"۔ (حقیقۃ الوحی صفحہ)

(۴) عربی اور عبرانی زبان میں مسیح موعودؑ کا نبی ہونا

سو میں اس وجہ سے نبی کہلاتا ہوں کہ عربی اور عبرانی زبان میں نبی کے یہ معنے ہیں۔ کہ خدا سے الہام پاکر بکثرت پیشگوئی کرنے والا اور بغیر کثرت کے یہ معنی متحقق نہیں ہو سکتے۔

(۵) قرآن شریف کی اصطلاح میں مسیح موعود کا نبی ہونا

(۱) ھو الذی ارسل رسولہ بالھدیٰ سے ظاہر ہے کہ رسول سے مراد اسجگہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم بھی ہیں۔ اور مسیح موعود بھی مراد ہے (تحفہ گولڑویہ) آیت ھو الذی ارسل رسولہ بالھدیٰ الخ یہ آیت مسیح موعود کے حق میں ہے (اشتہار منارۃ المسیح)

(۲) ما کنا معذبین حتی نبعث رسولاً۔ پس اس سے بھی آخری زمانہ میں ایک

نبی کے آنیکی نسبت ایک پیشگوئی ہے۔ (حقیقۃ الوحی)

(۴) فلا یظہر علیٰ غیبہ احداً الا من ارتضیٰ من رسول۔ یعنی خدا تعالیٰ اپنے غیب پر کسی کو پوری قدرت اور غلبہ نہیں بخشتا۔ جو کثرت اور صفائی سے حاصل ہو سکتا ہے بجز اسکے جو اسکا برگزیدہ رسول ہو۔ اور یہ بات ایک ثابت شدہ امر ہے کہ جسقدر خدا تعالیٰ نے مجھ سے مکالمہ و مخاطبہ کیا ہے۔ اور جس قدر امور غیبیہ مجھ پر ظاہر کئے ہیں۔ تیرہ سو برس ہجری میں کسی شخص کو آجتک بجز میرے یہ نعمت عطا نہیں کیگئی ۔۔۔ پس اسی وجہ سے نبی کا نام پانے کے لئے میں ہی مخصوص کیا گیا۔ (حقیقۃ الوحی)

(۵) کتب اللہ لاغلبن انا و رسلی۔ پس چونکہ میں اسکا رسول ہوں × × × اسلئے میں کہتا ہوں کہ جیسا کہ قدیم سے یعنے آدم سے لیکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تک ہمیشہ اسی آیت کا مفہوم سچا نکلتا آیا ہے ایسا ہی میرے حق میں سچا نکلے گا۔ (نزول المسیح)

(۶) اگر مجھ سے ٹھٹھا کیا گیا۔ تو یہ نئی بات نہیں دنیا میں کوئی رسول نہیں آیا جس سے ٹھٹھا نہیں کیا گیا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یاحسرۃ علی العباد مایاتیہم من رسول الا کانوا بہ یستہزءون (چشمہ معرفت)

(۷) یہ خدا تعالیٰ کی رحمت ہے کہ قرآن شریف کی پہلی سورۃ میں ہی جس کو پنجوقت مسلمان پڑھتے ہیں۔ میرے آنے کی نسبت پیشگوئی کردی (تحفہ گولڑویہ) میں منعم علیہم گروہ میں سے فرد اکمل کیا گیا ہوں۔ اور میں وہ منعم علیہ ہوں کہ اسکی طرف سورہ فاتحہ میں ان دو گروہ کے ظہور کے وقت اشارہ ہے (خطبہ الہامیہ)

(۸) میں اسم احمد میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا شریک ہوں۔
اسلئے انکار ۔۔۔۔ کفر تک نوبت پہنچتی ہے لہذا جیسا کہ مومن کے لئے دوسرے احکام الٰہی پر ایمان لانا فرض ہے ایسا ہی اسباب پر بھی ایمان لانا فرض ہے۔ کہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دو بعث ہیں (۱) ایک بعث محمدی × × × (۲) دوسرا بعث احمدی جو جمالی رنگ میں ہے جس کی نسبت بحوالہ انجیل قرآن شریف میں یہ آیت ہے ومبشرا برسول یاتی من بعدی اسمہ احمد . . . . (اسے پہلے فرمایا) اور مہدی معہود اور مسیح موعود . . . . . . پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بعث دوم موقوف ہے۔" (تحفہ گولڑویہ)

(۹) واذا الرسل اقتت۔ اور جب رسول وقت مقررہ پر لائے جاویں گے۔ یہ اشارہ درحقیقت مسیح موعود کے آنے کی طرف ہے (شہادۃ القرآن)

(۱۰) یاجوج ماجوج کے قرینہ سے قطعی طور سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ وہ قرنا مسیح موعود ہے (پھر ایک اور جگہ فرمایا) "اسکے فیصلہ کے لئے خدا آسمان سے قرنا میں اپنی آواز پھونکے گا۔ وہ قرنا کیا ہے؟ وہ اسکا نبی ہوگا۔ (چشمہ معرفت)

احادیث اور دوسری کتب سماویہ میں مسیح موعود کا نبی ہونا

اسی وجہ سے صحیح بخاری صحیح مسلم اور انجیل اور دانیل اور دوسرے نبیوں کی کتابوں میں جہاں میرا ذکر کیا گیا ہے وہاں میری نسبت نبی بولا گیا ہے (تحفہ گولڑویہ)

اصطلاح اسلام میں مسیح موعود کا نبی ہونا

اور ایسے شخص میں ایک طرف تو خدا تعالےٰ کی ذاتی محبت ہوتی ہے اور دوسری طرف بنی نوع کی ہمدردی اور اصلاح کا بھی عشق ہوتا ہے ایسے کو اصطلاح اسلام میں نبی کہتے ہیں۔ اور خدا اسکے پاک مکالمات اور مخاطبات سے مشرف ہوتے ہیں۔ اور خارق انکے ہاتھ پر ظاہر ہوتے ہیں اور اکثر دعائیں انکی قبول ہوتی ہیں۔ (لیکچر سیالکوٹ)

نوٹ۔ قرآن شریف کی دس آیات قطعیۃ الدلالت اور نصوص صریحہ حدیثیہ وغیرہ صاف اور صریح طرز پر مسیح موعود کو نبی اور رسول کے لقب سے ملقب کر رہی ہیں اور چونکہ آیات محولہ بالا میں نبی اور رسول کا لفظ محض شرعی اصطلاح میں بولا گیا ہے لہٰذا

اگر حضرت مسیح موعود شرعی اصطلاح میں نبی اور رسول ہیں۔ تو دلیل دعوے پر کیسے اور کیونکر منطبق ہوسکتی ہے۔ دعوے میں تو آپ لغوی معنوں میں نبی اور دلیل میں شرعی معنوں میں نبی جوکہ بالبداہت باطل ہے۔ فتدبّروا

مولوی محمد علی صاحب کا مذہب

عقیدہ نمبر ۲ ۔ آپ ان معنوں میں نبی اور رسول تھے۔ جن معنوں میں اس امت کے دوسرے مجدد بھی نبی اور رسول کہلا سکتے ہیں

حضرت مسیح موعود کا مذہب

(۱) اس امت میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلّم کی پیروی کی برکت سے ہزار ہا اولیاء ہوئے ہیں۔ اور **ایک** وہ بھی ہوا ہے جو امتی بھی ہے اور نبی بھی . . . . (حقیقۃ الوحی)

(۲) احادیث نبویہ میں یہ پیشگوئی کی گئی ہے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی امت میں سے **ایک شخص** پیدا ہوگا۔ جو عیسےٰ اور ابن مریم کہلائیگا۔ اور نبی کے نام سے موسوم کیا جائے گا (حقیقۃ الوحی)

(۳) غرض اس حصہ کثیر وحی الہی اور امور غیبیہ میں اس امت میں سے **میں ہی ایک** فرد مخصوص ہوں اور جسقدر مجھ سے پہلے اولیاء ابدال۔ اقطاب اس امت میں سے گزر چکے ہیں۔ انکو یہ حصہ اس نعمت کا نہیں دیا گیا۔ پس اسوجہ سے نبی کا نام پانے کے لئے میں مخصوص کیا گیا۔ اور دوسرے تمام لوگ اس نام کے مستحق نہیں۔

(۴) نبی کا نام پانے کے لئے میں ہی مخصوص کیا گیا × × × تا جیسا کہ احادیث صحیحہ میں آیا ہے کہ ایسا شخص **ایک ہی** ہوگا وہ پیشگوئی پوری ہو جاوے (حقیقۃ الوحی)

(۵) وما کنا معذبین حتّٰی نبعث رسولاً۔ پس اس سے بھی آخری زمانہ میں **ایک رسول** کا مبعوث ہونا ظاہر ہوتا ہے۔ اور وہی مسیح موعود ہے

(۶) واٰخرین منہم لما یلحقوا بہم۔ بہرحال یہ آیت آخری زمانہ میں **ایک نبی** کے ظاہر ہونیکی نسبت ایک پیشگوئی ہے۔

(۷) بدر نمبر ۲۳ جلد ۲ مورخہ ۷ جون ۱۹۰۶ء - میں ایک سائل کے سوال پر کہ اگر اسلام میں اس قسم کا نبی ہو سکتا ہے تو آپ سے پہلے کون ہوا ہے" فرمایا یہ سوال مجھ پر نہیں - بلکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر ہے کہ انہوں نے صرف **ایک کا نام نبی** نے رکھا ہے۔

(۸) میں اپنے رب سے اس مقام پر نازل ہوا ہوں - جس کو انسانوں میں سے کوئی نہیں جانتا × × × پس مجھے کسی دوسرے کے ساتھ قیاس مت کرو اور نہ کسی دوسرے کو میرے ساتھ × × × **اور کوئی شخص ایسا تلاش کرو جو میری مانند ہو** - اور ہرگز نہ پاؤ گے اگرچہ چراغ لیکر ہی ڈھونڈتے رہو (خطبہ الہامیہ)

(۹) "ہمارا نبی صلے اللہ علیہ وسلم اس درجہ کا نبی ہے کہ اسکی امت کا ایک فرد نبی ہو سکتا ہے اور عیسٰے کہلا سکتا ہے حالانکہ وہ امتی ہے" (براہین احمدیہ حصہ پنجم)

(۱۰) یہ وحی اللہ کہ دنیا میں **ایک نبی آیا مگر دنیا نے اسکو نہ مانا** (مکتوب مندرجہ الحکم بابت اگست ۱۸۹۹ء)

نوٹ - اب اسقدر حوالجات کے ہوتے ہوئے بھی یہ کہنا کہ حضرت مسیح موعود کے علاوہ اور بھی کوئی امت محمدیہ میں نبی کے نام سے موسوم کیا گیا ہے یا کیا جا سکتا ہے صریح مسیح موعود کی مخالفت اور تکذیب نہیں تو اور کیا ہے۔

مولوی محمد علی صاحب کا مذہب

عقیدہ نمبر ۳ - میں حقیقی نبوت کو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر ختم یقین کرتا ہوں آپ کے بعد نہ کوئی پرانا نبی واپس آئیگا اور نہ کوئی نیا نبی مبعوث ہوگا۔

حضرت مسیح موعود کا مذہب

(حوالہ نمبر ۱) عقیدہ کے رو سے جو خدا تم سے چاہتا ہے وہ یہی ہے کہ خدا ایک اور محمد رسول اللہ صلعم اسکا نبی ہے - اور وہ خاتم الانبیاء ہے اور سب سے بڑھکر ہے **اب بعد اسکے کوئی نبی نہیں - مگر وہی جس پر بروزی طور سے محمدیت کی چادر پہنائی گئی** - (کشتی نوح)

(حوالہ نمبر ۲) یہ کسقدر ظلم ہے جو ناداں مسلمانوں کا عقیدہ ہے جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلّم کی امت مکالمہ ومخاطبہ الٰہیہ سے بے نصیب ہے۔ اور خود حدیثیں پڑھتے ہیں جن سے ثابت ہوتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلّم کی امت میں اسرائیلی نبیوں کے مشابہ لوگ پیدا ہونگے۔ ایک ایسا ہوگا کہ ایک پہلو سے نبی ہوگا۔ اور ایک پہلو سے امتی وہی مسیح موعود کہلائیگا (حقیقۃ الوحی)

(حوالہ نمبر ۳) وما کنا معذبین حتیٰ نبعث رسولاً۔ پس اس سے بھی آخری زمانہ میں ایک رسول کا مبعوث ہونا ظاہر ہوتا ہے اور وہی مسیح موعود ہے (حقیقۃ الوحی)

(حوالہ نمبر ۴) واخرین منھم لما یلحقوا بھم۔ بہرحال یہ آیت آخری زمانہ میں ایک نبی کے ظاہر ہونے کی نسبت ایک پیشگوئی ہے۔

(حوالہ نمبر ۵) مواہب الرحمٰن صفحہ ۶۰ پر ہے ذکر نبذ من عقائدنا × × × ونؤمن بانہ خاتم الانبیاء لا نبی بعدہٗ الّا الذی ربّیٰ من فیضہ واظھرہٗ وعدہٗ (ترجمہ) اور ہم ایمان لاتے ہیں کہ سیدنا محمد مصطفےٰ خاتم الانبیاء ہیں۔ انکے بعد کوئی نبی نہیں سوا اسکے جو آپکے فیض سے پرورش یافتہ اور آپکے وعدہ کے موافق ظاہر ہو۔

نوٹ ۔ پس یہ بات قطعیۃ الدلالت آیات قرآنیہ ونصوص صریحہ حدیثیہ سے ثابت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد خدا تعالےٰ نے ابتدا سے ارادہ کیا تھا۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے کمالات کے اظہار اور اثبات کے لئے کسی شخص کو آنجناب کی پیروی اور متابعت کی وجہ سے وہ مرتبہ بخشے۔ جس کو نبوت کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔ پس یہ بات لازمی طور سے مقدر تھی کہ بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک نبی اللہ ہو جو بروزی طور سے محمدیت کی چادر کے نیچے ہوتا ایکطرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کمال فیضان دنیا پر ظاہر ہو۔ اور دوسری طرف پیشگوئی مندرجہ آیات قرآنیہ وحدیثیہ پوری ہو۔

اور نیز دونوں سلسلوں کا تقابل پورا ہو۔ پس حضرت مسیح موعود کی نبوت باعتبار اسکے کہ وہ نور نبوت محمدیہ سے مکتسب و مستفاض ہے ختم نبوت کے منافی نہیں۔ مگر باعتبار اسکے کہ انکی نبوت اپنی کیفیت و کمیت میں اس کثرت اور کمال کو پہنچ چکی ہے۔ جس کثرت اور کمال کو پہنچنا ایک نبی کے لئے ممکن ہے۔ نبوت کاملہ ہے اسلئے انکی نبوت اور دوسرے انبیاء علیہم السلام کی نبوت میں [illegible] کوئی فرق نہیں۔ صرف وجہ یا ذریعہ حصول نبوت کا فرق ہے اور وہ فرق ہی حضرت نبی کریم کی ختم نبوت کی وجہ سے ظہور میں آیا۔ فتدبروا

مولوی محمد علی صاحبکا مذہب

عقیدہ نمبر ۴۔ میں یہ ایمان رکھتا ہوں کہ پہلی امتوں میں بعض عظیم الشان نبیوں اور رسولوں کے خلفاء حقیقی نبی اللہ رسول ہوتے رہے لیکن اس امت کے خلفاء میں سے کوئی کتنا ہی عظیم الشان خلیفہ کیوں نہ ہو وہ حقیقی نبی اور رسول نہیں ہو سکتا

حضرت مسیح موعودؑ کا مذہب

اس امت کا مسیح موعود کھلے کھلے طور پر خدا کے حکم اور اذن سے اسرائیلی مسیح کے مقابل پر کھڑا کیا گیا ہے تا موسوی اور محمدی سلسلہ کی مماثلت سمجھ میں آجاوے اس غرض کے لئے اس مسیح کو ابن مریم سے ہر ایک پہلو سے تشبیہ دی گئی ہے (کشتی نوح) پھر دونوں سلسلوں کا تقابل پورا کرنیکے لئے یہ ضروری تھا۔ کہ موسوی مسیح کے مقابل پر محمدی مسیح بھی شان نبوت کے ساتھ آوے۔ تا اس نبوت عالیہ کی کسر شان نہ ہو (نزول المسیح) اور اگر تمام خلفاء امت محمدیہ کو نبی کے نام سے پکارا جاتا۔ تو امر ختم نبوت مشتبہ ہوجاتا۔ اور اگر کسی ایک فرد کو بھی نبی کے نام سے پکارا نجاتا۔ تو عدم مشابہت کا اعتراض باقی رہجاتا۔ کیونکہ موسیٰ کے خلفاء نبی ہیں اسلئے حکمت الٰہی نے یہ تقاضا کیا کہ پہلے بہت سے خلفاء کو برعائت ختم نبوت بھیجا جاوے اور انکا نام نبی نہ رکھا جاوے۔ اور یہ مرتبہ انکو نہ دیا جاوے تا ختم نبوت پر یہ نشان ہو پھر آخری خلیفہ یعنی مسیح موعود کو نبی کے نام سے پکارا جاوے تا خلافت کے امر میں دونوں سلسلوں کی مشابہت ثابت ہو (تذکرۃ الشہادتین)

حضرت مسیح موعود کا مذہب	مولوی محمد علی صاحب کا مذہب
(نوٹ) مجددین کا کام صرف تجدید دین کرنا ہے۔ لیکن حضرت مسیح موعود نے علاوہ	**عقیدہ نمبر ۵۔** انہی مجددین میں سے ایک مجدد حضرت مسیح موعود بھی ہیں

تجدید دین کرنے کے تکمیل بھی کی ہے۔ اس لئے آپؑ صرف مجدد نہیں۔ بلکہ نبی بھی ہیں۔ تکمیل کے بارے حضرت مسیح موعود یوں فرماتے ہیں ؎

روضۂ آدم کہ تھا وہ نامکمل اب تلک
میرے آنے سے ہوا کامل بجملہ برگ و بار

(حوالہ اول) (براہین احمدیہ حصہ پنجم)

(حوالہ دوم) اور آخرکار اُس کی روحانی فیض رسانی سے اس مسیح موعود کو دنیا میں بھیجا جسکا آنا اسلامی عمارت کی تکمیل کے لئے ضروری تھا۔ (کشتی نوح)

(حوالہ سوم) خداتعالے نے قرآن شریف میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دو منصب قائم کرتا ہے ایک کامل کتاب کو پیش کرنے والا . . . . دوسری تمام دنیا میں اس کتاب کی اشاعت کرنے والا۔ لیکن تکمیل اشاعت مسیح موعودؑ کے ذریعہ سے ہوگی (تحفہ گولڑویہ)

(حوالہ چہارم) آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے وقت میں اسکے تمام احکام کی تکمیل ہوئی (براہین احمدیہ حصہ پنجم)

حضرت مسیح موعود کا مذہب	مولوی محمد علی صاحب کا مذہب
نوٹ۔ حضرت مسیح موعود کو علاوہ بہت سی اور خصوصیات کے کہ تمام امت محمدیہ کے	**عقیدہ نمبر ۶۔** مسیح موعود کا انکار معمولی مجددین کے انکار سے زیادہ سخت ہے۔

مجددین و خلفاء سے یہ ایک خاص خصوصیت حاصل ہے کہ آپ یعنی مسیح موعود نبی اللہ ہیں۔ اور دوسرے تمام لوگ ہرگز نبی نہیں۔ لہذا آپکا انکار انبیاء علیہم السلام کے انکار میں داخل ہے۔ اور عام مجددین کے انکار سے مناسبت نہیں رکھتا

چنانچہ مسیح موعود فرماتے ہیں۔

"جس شخص کو خدا تعالےٰ بصیرت عطا کریگا۔ اور وہ مجھے پہچان لیگا کہ میں مسیح موعود ہوں۔ اور وہی ہوں۔ جس کا نام سرور انبیاء نے **نبی اللہ** رکھا ہے۔ اور اس کو سلام کہا ہے۔ اور اس کو اپنا دوسرا بازو قرار دیا ہے۔ اور خاتم الخلفاء ٹھہرایا ہے اور مجھے اسی طرح سے افضل سمجھیگا۔ جس طرح خدا اور رسول نے **مجھے فضیلت** دی ہے (نزول المسیح)

مولوی محمد علی صاحب کا مذہب

عقیدہ نمبر ۷۔ میں کسی مسلمان کو محض حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے انکار کی وجہ سے خارج از اسلام نہیں جانتا

حضرت مسیح موعود کا مذہب

(حوالہ نمبر ۱) بہر حال جبکہ خدا تعالےٰ نے مجھ پر ظاہر کیا ہے۔ کہ ہر ایک شخص جسکو میری دعوت پہنچی ہے۔ اور اسنے مجھے قبول نہیں کیا وہ مسلمان نہیں ہے۔ اور خدا کے نزدیک قابلِ مواخذہ ہے (خط بنام عبد الحکیم پٹیالہ)

(حوالہ نمبر ۲) اور خیر الرسل کی روحانیت نے اپنے ظہور کے کمال کے لئے اور اپنے نور کے غلبہ کے لیئے ایک مظہر اختیار کیا۔ پس میں وہی مظہر ہوں پس ایمان لا۔ اور کافروں سے مت ہو"۔ (خطبہ الہامیہ)

(حوالہ نمبر ۳) اور اگر میاں شمس الدین کہیں کہ انکے مناسب حال کونسی آیت ہے تو ہم کہتے ہیں کہ یہ آیت کہ ما دعاء الکفرین الا فی ضلل (دافع البلاء)

(حوالہ نمبر ۴) دوسرے یہ کفر کہ مثلاً وہ مسیح موعود کو نہیں مانتا × × × پس اسلئے کہ وہ خدا اور رسول کے فرمان کا منکر ہے **کافر ہے**۔

(حوالہ نمبر ۵) جو شخص مجھے نہیں مانتا وہ مجھے مفتری قرار دیکر مجھے کافر ٹھہراتا ہے اسلئے میری تکفیر کی وجہ سے آپ **کافر** بنتا ہے۔

(حوالہ نمبر ۶) جو مجھے نہیں مانتا وہ خدا اور رسول کو بھی نہیں مانتا۔

(حوالہ نمبر ۷) قریباً چار لاکھ انسان اب تک میرے ہاتھ پر اپنے گناہوں اور کفر سے توبہ کر چکے ہیں۔

(حوالہ نمبر ۸) فی الحقیقت دو شخص بڑے ہی بدبخت ہیں اور انس و جن میں سے اُن سا کوئی بھی بدطالع نہیں۔ ایک وہ جس نے خاتم الانبیاء کو نہ مانا۔ دوسرا وہ جو خاتم الخلفاءؑ پر ایمان نہ لایا۔ (الہدیٰ)

(حوالہ نمبر ۹) یہ عجیب بات ہے کہ آپ کافر کہنے والے اور نہ ماننے والے کو دو قسم کے انسان ٹھہراتے ہیں، حالانکہ خدا کے نزدیک ایک ہی ہے (حقیقۃ الوحی)

(حوالہ نمبر ۱۰) میں اسم احمد میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا شریک ہوں۔ اگر اس سے انکار کیا جاوے تو تمام سلسلہ اس پیشگوئی کا زیر و زبر ہو جاتا ہے۔ بلکہ قرآن شریف کی تکذیب لازم آتی ہے۔ جو نعوذ باللہ کفر تک نوبت پہنچ جاتی ہے۔

مولوی محمد علی صاحب کا مذہب

عقیدہ نمبر ۸ مگر جن مسلمانوں کو آپ کی خبر نہیں پہنچی وہ میرے نزدیک کسی مواخذہ کے نیچے نہیں۔

حضرت مسیح موعود کا مذہب

(حوالہ نمبر ۱) بیشک یہ سچ ہے مگر یہ مسیح موعود کی خصوصیت نہیں۔ بلکہ تمام انبیاء آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں بھی یہی عقیدہ ہے۔ چنانچہ مسیح موعود حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۷۸ میں فرماتے ہیں۔

"جس شخص پر میرے مسیح موعود ہونیکے بارے میں خدا کے نزدیک اتمام حجت ہو چکا ہے۔ اور میرے دعوے پر اطلاع پا چکا ہے وہ قابل مواخذہ ہوگا × × × ایسا ہی عقیدہ میرا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے کے بارہ میں بھی یہی ہے"

(حوالہ نمبر ۲) ایک یہ کفر کہ ایک شخص اسلام سے ہی انکار کرتا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خدا کا رسول نہیں مانتا (دوم) دوسرے یہ کفر کہ مثلاً وہ مسیح موعود کو نہیں مانتا ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ پس جس پر خدا تعالےٰ کے نزدیک اول قسم کفر یا دوسری

قسم کفر کی نسبت اتمام حجت ہو چکا ہے۔ وہ قیامت کے دن قابل مواخذہ ہوگا۔ اور جس پر خدا کے نزدیک اتمام حجت نہیں ہوا۔ اور وہ مکذب اور منکر ہے۔ تو گو شریعت نے جس کی بنا ظاہر پر ہے۔ اسکا نام بھی کافر ہی رکھا ہے۔ اور ہم بھی اسکو باتباع شریعت کافر کے نام سے ہی پکارتے ہیں۔ مگر پھر بھی وہ خدا کے نزدیک قابل مواخذہ نہیں ہوگا۔ ہاں ہم اس بات کے مجاز نہیں ہیں۔ کہ اسکی نسبت نجات کا حکم دیں۔

حضرت مسیح موعود کا مذہب	مولوی محمد علی صاحب کا مذہب
(حوالہ نمبر ۱) میں اس خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں۔ جس کے ہاتھ میری جان ہے کہ اسی نے مجھے بھیجا۔ اور اسی نے میرا نام نبی رکھا ہے اور اسی نے مجھے مسیح موعود کے نام سے پکارا ہے۔	**عقیدہ نمبر ۹** سلسلہ احمدیہ میں داخل ہونے کے لئے میں صرف اسقدر ضروری سمجھتا ہوں کہ حضرت مرزا صاحب کو مسیح موعود اور مہدی معہود مانا جاوے اور بس

(حوالہ نمبر ۲) خدا تعالیٰ نے میری وحی۔ میری تعلیم اور میری بیعت کو مدار نجات ٹھہرایا ہے۔ جس کے کان ہو سنے اور جس کی آنکھیں ہوں دیکھے۔

(حوالہ نمبر ۳) جو شخص فی الواقعہ مجھے مسیح موعود اور مہدی معہود نہیں سمجھتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ اور جو شخص امور معروفہ میں میری اطاعت نہیں کرتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔ اور جو شخص مخالفوں کی جماعت میں بیٹھتا ہے اور ہاں میں ہاں ملاتا ہے۔ وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے (کشتی نوح)

(حوالہ نمبر ۴) جو شخص مجھے دل سے قبول کرتا ہے وہ دل سے اطاعت بھی کرتا ہے اور ہر ایک حال میں مجھے حکم ٹھہراتا ہے۔ اور ہر ایک تنازعہ کا مجھ سے فیصلہ چاہتا ہے مگر جو شخص مجھے دل سے قبول نہیں کرتا۔ اس میں تم نخوت اور خود پسندی اور خود اختیاری پاؤ گے۔ پس جانو کہ وہ مجھ میں سے نہیں ہے (اربعین ۴)

(حوالہ نمبر ۸) خدا نے مجھے خبر دی ہے کہ محمدی مسیح موسوی مسیح سے افضل ہے (کشتی نوح) اُس مسیح کے مقابل پر خدا نے اس امت میں سے مسیح موعود بھیجا جو اس پہلے مسیح سے اپنی تمام شان میں بہت بڑھکر ہے۔

مولوی محمد علی صاحبکا مذہب	حضرت مسیح موعود کا مذہب
عقیدہ نمبر ۱۰ ۔ حضرت مسیح موعود چونکہ خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے خلفاء میں سے ایک خلیفہ ہیں اسلئے آپکے بعد خلافت کا سلسلہ نہیں چلتا۔	(نوٹ) حضرت مسیح موعود صرف خلیفہ ہی نہیں بلکہ نبی بھی ہیں۔ جیسا کہ اوپر واضح طور سے ثابت ہے۔ پس یہ ایک خطرناک مغالطہ ہے جو محمد علی نے دیا ہے خدا کا مسیح فرماتا ہے

(حوالہ نمبر ۱) حضرت عیسےٰ علیہ السلام کا بے باپ پیدا ہونا اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ ضرور نبوت ان سے منتقل ہو جاوے گی۔ مگر اس امت کا مسیح مذکر و مؤنث سے پیدا ہوا ہے یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ خدا تعالےٰ اس گروہ میں بہت مرد پیدا کرے گا۔ جو صاحب صدق و صفا ہونگے (خطبہ الہامیہ)

(حوالہ نمبر ۲) اور یہ پیشگوئی کہ مسیح موعود کی اولاد ہوگی۔ یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ خدا اسکی نسل سے ایک ایسا شخص پیدا کریگا۔ جو اسکا جانشین ہوگا۔

(حوالہ نمبر ۳) میں خدا کی طرف سے ایک قدرت کے رنگ میں ظاہر ہوا۔ اور میں خدا کی ایک مجسّم قدرت ہوں۔ اور میرے بعد بعض اور وجود ہونگے۔ جو دوسری قدرت کا مظہر ہوں گے۔ (الوصیّۃ)

(حوالہ نمبر ۴) حمامۃ البشریٰ صفحہ ۳۷ میں یہ فرماتے ہیں۔ کہ ثم یسافر المسیح الموعود او خلیفۃ من خلفائہ الیٰ ارض دمشق۔

(حوالہ نمبر ۵) الحکم ۱۴ اپریل ۱۹۰۸ء ۔ جب کوئی رسول یا مشائخ وفات پاتے ہیں تو دنیا میں زلزلہ آجاتا ہے۔ وہ ایک بہت ہی خطرناک وقت ہوتا ہے مگر خدا کسی

خلیفہ کے ذریعہ سے اُسکو مٹاتا ہے۔

آخر میں چونکہ مولوی صاحب کے سب اعتقادات کی بنیاد انکار نبوت مسیح موعود پر ہے اسلئے میں یہ ضروری سمجھتا ہوں۔ کہ حضرت اقدس کا سب سے آخری مکتوب مندرجہ اخبار عام مورخہ ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء میں سے کچھ اقتباس درج کردوں۔ جس کے بعد امید ہے۔ کہ مولوی صاحب اور دیگر منکران نبوت کو کوئی چون وچرا کرنے کی گنجائش نہیں رہیگی

"میں خدا کے حکم کے موافق نبی ہوں۔ اور اگر میں اس سے انکار کروں تو میرا گناہ ہوگا۔ اور جس حالت میں خدا میرا نام نبی رکھتا ہے تو میں کیونکر انکار کروں۔ میں اسپر اسوقت تک قائم ہوں۔ جو اس دنیا سے گذر جاؤں۔"

والسلام خاکسار "سعدی" از لاہور

مصلح موعود کے بارہ میں چند سوالات

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس ارشاد کو جو میں ذیل میں درج کرتا ہوں آپ اپنے جوابات میں ضرور مدنظر رکھیں اور اسکی پابندی سے جواب تحریر فرماویں۔ ہاں اگر خدانخواستہ آپکو اس پابندی میں کوئی عذر ہو تو اس صورت میں صریح لفظوں میں کھولکر صاف لکھدیں کہ میں اس ارشاد کا پابند نہیں ہوں اور نہ ہی میں اسے درست سمجھتا ہوں۔ وھو ھذا!

ارشادات (الف) "جب میں اپنی طرف سے کوئی اجتہاد کروں یا اپنی طرف سے کسی الہام کے معنی کروں تو ممکن ہے کہ کبھی اس معنے میں غلطی کھاؤں مگر میں اس غلطی پر قائم نہیں رکھا جاتا اور خدا کی رحمت جلد تر مجھے حقیقی انکشاف کی راہ دکھا دیتی ہے اور میری روح خدا کے فرشتوں کی گود میں پرورش پاتی ہے" (اشتہار الانصار ۴ اکتوبر ۱۸۹۹ء)

(ب) "کسی الہام کے معنے وہ ٹھیک ہوتے ہیں کہ ملہم آپ بیان کرے اور ملہم کے بیان کردہ معنوں پر کسی اور کی تشریح اور تفسیر ہرگز فوقیت نہیں رکھتی۔ کیونکہ ملہم اپنے الہام سے اندرونی واقفیت رکھتا ہے اور خدا تعالےٰ سے خاص طاقت پاکر اسکے معنے کرتا ہے ...... کیا ملہم کا اپنے الہام کے معانی بیان کرنا یا مصنف کا اپنی کسی تصنیف کے کسی عقدہ کو ظاہر کرنا تمام دوسرے لوگوں کے بیانات سے عند العقل زیادہ معتبر نہیں ہے بلکہ خود سوچ لینا چاہئے کہ ملہم جو کچھ پیش از وقت کوئی امر غیب بیان کرتا ہے اور صاف طور پر ہر ایک بات کی نسبت دعوے کرلیتا ہے تو وہ اپنے اس الہام اور تشریح کا آپ ذمہ دار ہوتا ہے اور اسکی باتوں میں دخل دینا ایسا ہے جیسے کوئی کسی مصنف کو کہے کہ تیری تصنیف کا یہ معنے نہیں بلکہ یہ ہے جو میں نے سوچ لیا ہے" (اشتہار ۲۷ اگست ۱۸۸۷ء)

سوالات

(۱) تتمہ اشتہار ۱۰ جولائی ۱۸۸۸ء والی پیشگوئی جو اولوالعزم محمود احمد کی بشارت دیتی ہی وہ پوری ہوئی ہے یا نہیں اگر پوری ہوئی ہے تو اسکا مصداق کون ہے ؟

(۲) سبز اشتہار میں جس لڑکے کی پیشگوئی ہے اسے سبز اشتہار مصلح موعود ظاہر کرتا ہے یا نہیں اور وہ پیشگوئی پوری ہو چکی ہے یا نہیں۔ اگر پوری ہو چکی ہے تو اسکا مصداق کون ہے۔ اور جو اسکا مصداق ہے اسپر اشتہار مذکور کی یہ بشارت اپنے کسی پہلو سے پوری ہو گئی ہے یا نہیں۔

"دوسرا طریق انزال رحمت کا ارسال مرسلین و نبیین و ائمہ و اولیاء و خلفاء ہے تا انکی اقتدا و ہدایت سے لوگ راہ راست پر آجائیں اور انکے نمونہ پر اپنے تئیں بنا کر نجات پا جائیں ...... اسکی تکمیل کے لئے خدا تعالیٰ دوسرا بشیر بھیجیگا"۔

(۳) سبز اشتہار کی عبارات مندرجہ ذیل کے رو سے ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء والی پیشگوئی کے دوسرے حصے والا موعود اور تتمہ اشتہار ۱۰ جولائی ۱۸۸۸ء والی پیشگوئی کا موعود دو الگ الگ ہیں یا دونوں پیشگوئیوں کا موعود ایک ہی لڑکا ہے اور مؤخر الذکر پیشگوئی بھی مصلح موعود ہی کے حق میں ہے یا کسی اور کے حق میں اور مصلح موعود کا بشیر اول کے وفات پا جانے کے بعد بلا توقف و بلا فصل آنیوالا ثابت ہوتا ہی یا نہیں دوسری صورت میں کیا حضرت اقدس نے سراج منیر کے صفحہ ۳۵ میں غلط لکھا ہے (عیاذاً باللہ) کہ "سبز اشتہار میں صریح لفظوں میں بلا توقف لڑکا پیدا ہونیکا وعدہ تھا" اور کہ "پانچویں پیشگوئی میں نے اپنے لڑکے محمود کی پیدائش کی نسبت کی تھی کہ وہ اب پیدا ہوگا"۔ کیا واقعی سبز اشتہار میں سے یہ بات نہیں سمجھی جاتی کہ جس لڑکے کی بابت اس اشتہار میں پیشگوئی ہے وہ اب بلا توقف پیدا ہوگا) اور ان امور پر نظر کرنے سے سیدنا مرزا بشیر الدین محمود احمد سلمہ اللہ تعالیٰ کا مصلح ہونا ثابت ہوتا ہے یا نہیں (یہ بھی ظاہر فرماویں کہ کیا حضرت اقدس نے سبز اشتہار و اشتہار ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء کے سوا کسی اور جگہ بھی صریح لفظوں میں مصلح موعود کا ذکر اسی نام کے ساتھ فرما کر اسکے متعلق کوئی پیشگوئی بیان فرمائی ہے) عبارات محولہ بالا حسب ذیل ہیں

(الف) "خدا تعالیٰ دوسرا بشیر بھیجیگا جیسا کہ بشیر اول کی موت سے پہلے ۱۰ جولائی ۱۸۸۸ء کے اشتہار میں اسکے بارہ میں پیشگوئی کی گئی ہے اور خدا تعالیٰ نے مجھ پر ظاہر کیا کہ ایک دوسرا بشیر تمہیں دیا جائیگا جسکا نام محمود بھی ہے وہ اپنے کاموں میں اولوالعزم ہوگا یخلق اللہ ما یشاء اور خدا تعالیٰ نے مجھ پر یہ بھی ظاہر کیا کہ ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کی پیشگوئی حقیقت میں دو سعید لڑکوں کے پیدا ہونے پر مشتمل تھی اور اس عبارت تک کہ مبارک وہ جو آسمان سے آتا ہے پہلے بشیر کی نسبت پیشگوئی ہے کہ جو روحانی طور پر نزول رحمت کا موجب ہوا اور اسکے بعد کی عبارت دوسرے بشیر کی نسبت ہے"۔ (ب) "بذریعہ الہام صاف طور پر کھل گیا ہے کہ یہ سب عبارتیں پسر متوفی کے حق میں ہیں اور مصلح موعود کے حق میں جو پیشگوئی ہے وہ اس عبارت سے شروع ہوتی ہے کہ اسکے ساتھ فضل ہے جو اسکے آنے کے ساتھ آئیگا پس مصلح موعود کا نام الہامی عبارت میں فضل رکھا گیا اور نیز دوسرا نام اسکا محمود اور تیسرا نام اسکا بشیر ثانی بھی ہے اور ایک الہام میں اسکا نام فضل عمر ظاہر کیا گیا ہے اور ضرور تھا کہ اسکا آنا معرض التوا میں رہتا جبتک یہ بشیر جو فوت ہو گیا ہے پیدا ہو کر پھر واپس اٹھایا جاتا کیونکہ یہ سب امور حکمت الٰہیہ نے اسکے قدموں کے نیچے رکھے تھے اور بشیر اول جو فوت ہو گیا ہے بشیر ثانی کے لئے بطور ارہاص تھا اسلئے ان دونوں کا ایک ہی پیشگوئی میں ذکر کیا گیا"۔ (ج) "الہامی عبارت میں جیسا کہ ظلمت کے بعد روشنی کا ذکر ہے یعنے جیسا کہ اس عبارت کی ترتیب بیانی سے ظاہر ہوتا ہے کہ پسر متوفی کے قدم اٹھانے کے بعد یعنے ظلمت آئیگی اور پھر رعد اور برق اسی ترتیب سے پیشگوئی کا پورا ہونا شروع ہوا یعنے پہلے بشیر کی موت کی وجہ سے ظلمت وارد ہوئی اور پھر اسکے بعد رعد و روشنی ظاہر ہونے والی ہے"۔ (د) "ظلمت اور روشنی دونوں اس لڑکے کے قدموں کے نیچے ہیں یعنی اسکے قدم اٹھانے کے بعد جو موت سے مراد ہے انکا آنا ضروری ہے سو اے لوگو! جنہوں نے ظلمت کو دیکھ لیا حیرانی میں مت پڑو بلکہ خوش ہو اور خوشی سے اچھلو کہ اسکے بعد اب روشنی آئیگی"۔

(۴) کیا واقعی اشتہار ۲۲ مارچ ۱۸۸۶ء و اشتہار ۸ اپریل ۱۸۸۶ء اور سبز اشتہار کے رو سے ۹ سالہ میعاد مصلح موعود

(حاشیہ: ... پیشگوئی کو پورا کرنیوالی اٹھایا جائیگا کیونکہ یہ سب امور حکمت الٰہیہ نے اسکے قدموں کے نیچے رکھے تھے اور بشیر اول جو فوت ہو گیا ہے)

کیلئے نہیں بلکہ بشیر اول متوفی کے لئے تھی اور کیا واقعی ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کے اشتہار میں مصلح موعود کے متعلق میعاد کا ذکر تو نہیں مگر باقی سب تفصیلات اسمیں موجود ہیں اور مابعد کے اشتہارات سے بالکل مستغنی ہے اور کیا سبز اشتہار کے صفحہ ۲ کے حاشیہ کی یہ عبارت کہ "اس عبارت کا اگلا فقرہ یعنے یہ فقرہ کہ یہ ظاہر نہیں کیا گیا کہ جواب پیدا ہوگا یہ وہی لڑکا ہے یا وہ کسی اور وقت میں ۹ برس کے عرصہ میں پیدا ہوگا اس فقرہ کو اس نے عمداً نہیں لکھا کیونکہ یہ اسکے مدعا کو مضر تھا اور اسکے خیال فاسد کو جڑھ سے کاٹتا تھا" بشیر اول کو ۹ سالہ میعاد والا موعود قرار دینے کو ضمناً بلکہ اسی مدعا اور خیال فاسد نہیں قرار دیتی اور خود حضرت اقدسؑ کے کلام کے رو سے فقرہ مذکور اس خیال باطل کو جڑھ سے کاٹنے والا نہیں ہے اور کیا یہ سچ ہے کہ حضرت اقدس کی کسی کتاب یا اشتہار سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ نو برس کی میعاد مصلح موعود کے لیے تھی نہ کہ بشیر اول کے لئے اور کیا الفاظ اپنی میعاد۔ مدت مقررہ اور پیشگوئی کی میعاد (جو علی الترتیب سبز اشتہار و اشتہار ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء و سراج منیر صـ ۳۱ میں واقع ہیں) سے مراد ۹ سالہ میعاد نہیں بلکہ قریب مدت مراد ہے۔

(۶) اشتہار تکمیل تبلیغ مجریہ ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء میں حضرت اقدس نے بشیر ثانی محمود موعود اور مصلح موعود دو الگ الگ شخص قرار دیئے ہیں یا ایک ہی۔ اور کیا یہ سچ ہے کہ اس اشتہار سے پایا جاتا ہے کہ حضرت اقدس کو مصلح موعود کے متعلق کامل انکشاف کا خیال تک بھی نہ تھا (لفظ ابھی تک کو ضرور مد نظر رکھیں)

(۷) کیا وجہ ہے کہ حضرت اقدسؑ نے بخلاف اور صاحبزادگان کے سیدنا حضرت صاحبزادہ اکبر کی عمر کا جا بجا اور بار بار ذکر فرمایا ہے کیا اس میں عمر پانے والے کی پیشگوئی کی طرف اشارہ نہیں پایا جاتا (عجب تر یہ کہ مبارک احمد کے متعلق بچپن میں فوت ہونے کی پیشگوئی ہے دیکھئے تبصرہ تریاق)

(۷) کیا یہ سچ نہیں کہ سبز اشتہار والی پیشگوئی ایک جامع پیشگوئی ہے جو ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء والی پیشگوئی کے دوسرے حصے اور میعاد کے ذکر پر اور تتمہ اشتہار ۱۰ جولائی ۱۸۸۸ء والی پیشگوئی پر حاوی ہے اور مصلح موعود کے متعلق اس سے پیشتر کے تمام نوشتوں کو اپنا جزو قرار دیتی ہے اور مجمل طور پر ان سب کو اپنے ضمن میں لیتی ہے لیکن برخلاف اسکے اور کسی اشتہار میں یہ خصوصیت نہیں پائی جاتی پس جو اس پیشگوئی کا مصداق ہے وہ یقیناً اور قطعی طور پر ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء والی پیشگوئی کے دوسرے حصہ کا مصداق ہے اور وہی مصلح موعود ہے اور ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کے پیشگوئی کے دوسرے حصے کو اور سبز اشتہار کی پیشگوئی کو دو مستقل پیشگوئیاں قرار دینا حضرت اقدسؑ کے قول فیصل اور الہام الٰہی (جسکا سبز اشتہار میں ذکر ہے) کی صریح مخالفت اور کھلا مغالطہ ہے۔

(۸) حجۃ اللہ میں حضرت اقدس نے لیکھرامی صاحب پھیلانے والوں اور بذریعہ تحریف سچی پیشگوئیوں کی تکذیب کرنے والوں پر اسوجہ سے لعنت کی ہے کہ وہ ۸ اپریل والی پیشگوئی کو محرف و مبدل کر کے اسے (۹ سالہ میعاد میں پیدا ہونے والے یعنی) پسر موعود چسپاں کرتے ہیں یا اپنی ذات پر (نعوذ باللہ) خود آپ نے اپنے اجتہاد سے بعض لڑکوں کو مصلح موعود قرار دیا) اور ان لوگوں پر لعنت کی ہے جو حضور کے اجتہادات کو حجت مانکر انکے آگے سر تسلیم خم کرتے ہیں، جبتک کہ خود آپ نے صریح طور پر انکا تخطیہ فرمایا ہو اور ظاہر نہ کر دیا ہو کہ میرا فلاں اجتہاد غلط ہے۔

(۹) سیدنا حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد ایدہ اللہ تعالے کی پیدائش کے متعلق حضرت اقدس کی کوئی پیشگوئی تھی یا نہیں اگر تھی تو کونسی؟

ادویہ مجربہ از مطب حضرت خلیفۃ المسیح ختنہ حکیم قطب الدین صاحب

سرمہ دافع پھولہ فی ماشہ ...... عہ سرمہ مرواریدبیلوا کسائد و الا مقوی بصر مفید ککرے غ ۶
آب چشم فیتولہ ...... سرمہ زنگاری مفید پڑوال دھند جالا سبل بیاض چشم و خارش چشم عہ سرمہ ماميرا مقوی بصر از ضعف پری
ضماد سلاق و سرخی پلک جس سے بال گرجاتے ہیں فی ماشہ ۴ر حب اکسیر الجنین الٹھراہ کو دور کرتی ہے فی تولہ عہ
حب مقوی باہ دمسک فی درجن ۵ر حب مقوی باہ فی درجن ۶ر
دوا بواسیر خونی جو سہ خوراک میں خون بند کرتی ہے فی درجن ۵ر دعا جریان ۷ خوراک ۵ر دوا مقوی
حافظہ دافع فالج لقوہ رعشہ ضعف اعصاب فیتولہ ۸ر حب طحال فی درجن ۴ر حب صرع فی درجن ۴ر
صرف حب حافظ فی درجن ۴ر سرمہ بہت عجیب بچوں کے لئے جو بسبب ککرے کے آنکھ نہیں کھول سکتے اور
سوج جاویں اور کسی علاج سے آرام و صحت نہ ہوئی ہو اسکے ڈالنے سے بہت جلد آرام ہو جاتا ہے اسکا فائدہ
مثل معجزہ کے ہے خدا کے فضل سے ترکیب استعمال کا پرچہ ہمراہ ہو گا قیمت فی ماشہ عہ دفتر تشحیذ سے طلب کرو

نایاب آنکھوں کا انجن اور یکصد روپیہ انعام!!!

آپ یقین جانیے کہ مریض چشم نایاب انجن کے استعمال سے صحتیاب ہو جاتا ہے وہ آنکھ کا مریض سخت بدقسمت اور نادان ہے جو اس اعجازی فواید سے محروم رہکر اندھا یا نیم اندھا بنتا ہے۔ انجن کیا ہے آنکھوں کیلئے تریاق اکبر ہے اور جریان کو شرطیہ تین روز میں معدوم کر دیتا ہے اور دکھتی آنکھوں کو ایک سلائی سے آرام دیتا ہے نگاہ کو بڑھاتا ہے۔ ہر ایک مرض چشم کو ہٹاتا ہے۔ منٹوں اور گھنٹوں میں آنکھ کو درست کرتا ہے۔ سالہا سال کی گلی سڑی آنکھوں کو درست کرتا ہے اور موتی کی طرح خوبصورت بنا دیتا ہے نہایت زود اثر ہے اگر آپ تمام دوائیاں کر کے تھک گئے ہوں تو نایاب انجن کو ضرور منگائیں انشاء اللہ آپ ضرور صحتیاب ہو جائینگے یہ دنیا بھر میں تمام دوائیوں کا بادشاہ مانا گیا ہے اور دنیا بھر میں تمام آنکھ کی دوائیوں کا افضل اور زیادہ تر مفید ہے مبلغ یکصد روپیہ اس کو انعام دیا جائیگا جو نایاب انجن کو ۲۰ آنکھ کی شدید امراض میں سے صرف پانچ پر بھی غیر مفید ثابت کر دے یا جسقدر اخبارات میں سرموں کے اشتہارات شایع ہوتے ہیں انمیں کمتر مفید ثابت کر دے۔ کیا کوئی سرمہ وغیرہ مشتہرہ نایاب انجن کیطرح دعوی کر سکتا ہے؟ اگر آپ شرطیہ علاج کرانا چاہیں تو بذریعہ اسٹامپ ہو سکتا ہے اگر فایدہ نہ ہو تو یکصد روپیہ حرجانہ دونگا۔ اس سے بڑھکر اس کے مفید ہونیکی اور کیا شہادت ہو سکتی ہے ۱۸۰۱۷ سال سے تمام ہندوستان میں استعمال ہوتا ہے اور بوجہ زود اثر ہونیکے مقبول عام ہو گیا ہے شیر خوار بچہ سے لیکر بوڑھے تک یکساں مفید ہے۔ اور ان بیماریوں کو دور کر دیتا ہے نظر نہیں رکھتا۔ آنکھوں کا دکھنا بچوں کی آنکھوں کا دکھنا۔ ککرے۔ آنکھ کا درد۔ سرخی چشم۔ ناخونہ۔ ضعف نگاہ۔ پانی بہنا۔ پربال۔ رتوندا ابتدا موتیابند و ناخونہ۔ پلکوں کے بالوں کا گرنا۔ خارش چشم و پلک۔ آنکھوں کا گلنا۔ پیپ نکلنا۔ چکوں کا آپس میں چپکنا۔ جلن۔ پلکوں کا موٹاپن۔ استرخا پلک۔ ورم پلک۔ آنکھوں میں ریت یا کنکر معلوم ہونا۔ روشنی میں آنکھوں کا نہ کھلنا۔ جالا۔ پھولا۔ دھند غبار۔ آنکھوں کا کام کرتے کرتے تھک جانا۔ کاتبوں۔ منشیوں۔ درزیوں اور باریک کام کرنیوالوں کی جان ہے۔

اصلی قیمت امراء سے پچاس روپیہ رعایتی عوام کیلئے تین روپیہ فی تولہ (ٹکے)

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۶۴

قیمت ۸؍	چھ مشہور دوائیوں کا بکس	قیمت ۸؍
آزمائش کیلئے	۸؍	آزمائش کیلئے

ڈاکٹر ایس کے برمن کی مجرب دوائیں گزشتہ ۲۰ سال سے تمام ہندوستان میں استعمال ہوتی رہتی ہیں اسلئے قدیم خریداروں کو مخاطب کرنیکی ضرورت نہیں ہی صرف نئے اصحاب کے لئے جو اشتہاری دواؤں سے متنفر ہو گئے ہوں یقین دلانے اور آزمائش کے لئے یہ مندرجہ ذیل چھ مشہور اور مجرب ادویات کا (نمونہ بکس) بنا ہے جس میں اسقدر کافی ہر ایک دوا دی ہیں کہ آزمائش پورے طور سے ہو سکتی ہے یہ پیٹنٹ شیشیوں میں بھری ہوئی خوبصورت کاغذ کے بکس میں بند رہتی ہیں جن کے ساتھ انکے حالات کی چھپی ہوئی کتاب اور استعمال ترکیب بھی رہتی ہے گھر باریوں کے لئے یہ انمول ہے اور مسافرت کی حالت میں بہت کام دیتی ہے تھوڑے خرچ میں ڈاکٹر ایس کے برمن کی خاص مفید دواؤں کا فائدہ ملتا ہے اپنی خواہ دوسروں کی تھوڑے ہی خرچ میں بہتری ہو سکتی ہے ہر ایک پوری شیشی کے دام الگ الگ ہیں۔



دوائیوں کا نام

عرق کافور۔ ہیضہ اور گرمی کے دست کی ایک ہی دوا

دمہ کی دوا۔ دمہ کیسا ہی زور میں ہو فوراً دباتی ہے۔

کولا ٹانک۔ ہر ایک کے لئے طاقت بڑھانے کی دوا

مقوی باہ کی گولیاں۔ جیسا نام ویسا ہی فائدہ

جلاب کی گولیاں۔ رات کو سوتے وقت کھا لینے سے صبح کو خلاصہ اجابت ہوتی ہے

عرق پودینہ سبز۔ درد شکم و ریاحی درد کی دوا

پوری حالت فہرست بلا قیمت طلب کر کے دیکھئے۔ ادویات ہر جگہ دوکانداروں یا دوا فروشوں سے مل سکتی ہیں ورنہ کارخانہ سے طلب کیجئے۔

ڈاکٹر ایس کے برمن نمبر ۵ تاراچند دت اسٹریٹ کلکتہ